بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم　وعلی عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 52

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

ہفت روزہ
بدر
قادیان

The Weekly **BADR** Qadian

شمارہ 33

شرح چندہ
سالانہ 200 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ £ یا
40 امریکن ڈالر
بذریعہ بحری ڈاک
10 پونڈ £

20 جمادی الثانی 1423 ہجری 19 ظہور 1382 ہش 19 / اگست 2003ء

Postal Reg. No. PB\0154\2003 TO 2005

ER. M. SALAM 56
FLAT No.-704
BLOCK No.-43
SECTOR-4
NEW SHIMLA 171009

اخبار احمدیہ

قادیان 16 / اگست 2003ء (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ کل حضور انور نے مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور احباب جماعت کو توکل علی اللہ کی طرف توجہ دلائی۔ احباب جماعت پیارے آقا کی صحت و تندرستی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دعائیں کرتے رہیں۔

ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔

انسان اپنی حالت میں تبدیلی پیدا کرنے کے واسطے خدا تعالیٰ کی تجلیات اور زبردست نشانوں کا محتاج ہے

ضروری ہے کہ خدا کوئی ایسی راہ پیدا کردے کہ انسان کا ایمان خدا تعالیٰ پر تازہ اور پختہ ہو جاوے

(ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام)

"دیکھو مہدی کے بارے میں آنحضرت ﷺ نے خود صاف فرمایا ہے کہ یضع الحرب وہ جنگ کا خاتمہ کردے گا اور وہ جنگ ایک علمی جنگ ہو گی۔ قلم تلوار کا کام کرے گا اور اسرار روحانی، برکات سماوی اور نشانات اقتداری سے دنیا کو فتح کیا جاوے گا اور تازہ بتازہ غیبی پیشگوئیوں اور تائیدات خدائی سے سچے مذہب کو ممتاز کرکے دکھایا جاوے گا۔ یہ کہہ دینا کہ معجزات سابقہ ہمارے پاس موجود ہیں کافی نہیں۔ یاد رکھو کہ ہندوؤں کی پستکوں اور عیسائیوں اور یہودیوں کی کتابوں کے قصے کہانیوں سے بڑھ کر تمہارے پاس کچھ نہیں۔ اگر تم قصے پیش کروگے تو وہ تم سے بڑھ چڑھ کر قصے پیش کرسکتے ہیں۔ اگر اسلام کی سچائی کا معیار بھی صرف قصے کہانیوں کی بنا پر رہ گیا ہے تو پھر یاد رکھو کہ یہ امر مشتبہ ہے۔ اسلام میں فرقان ہے۔ خدا نے ہمیشہ سے اسلام میں ایک امرِ خارق رکھا ہے اور تازہ بتازہ نشانات ہیں۔ نشان کا نام سن کر آج کل کے فلسفہ پڑھنے والے کچھ کشیدہ خاطر ہوتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ خدا کے وجود کا پتہ لگانے کے واسطے نشانات اور انبیاء کے وجود کی کیا ضرورت ہے؟

مگر یاد رکھو کہ اس نظام شمسی اور اس ترتیب عالم سے جو کہ ایک ابلغ اور محکم رنگ میں پائی جاتی ہے اس سے نتیجہ نکالنا کہ خدا ہے یہ ایک ضعیف ایمان ہے۔ اس سے خدا کے وجود کے متعلق پوری تسلی نہیں ہو سکتی۔ امکان ثابت ہوتا ہے۔ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ یقیناً خدا ہے۔ اگر اس میں یقینی اور قطعی دلائل ہوتے تو پھر لوگ دہریہ کیوں ہوتے؟ بڑے بڑے محقق کتابیں تالیف کرتے ہیں مگر ان کے دلائل ناطقہ اور براہین قاطعہ نہیں ہوتے، کسی کا منہ بند نہیں کرسکتے اور نہ ان سے یقینی ایمان تک انسان پہنچ سکتا ہے۔ اگر ایک شخص ان امور سے خدا تعالیٰ کی ہستی کے دلائل بیان کرے گا تو ایک دہریہ اسکے خلاف دلائل بیان کردے گا۔ دراصل بات یہ ہے کہ اس طرح اتنا ثابت ہو سکتا ہے کہ خدا ہونا چاہئے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ 'ہے' "ہونا چاہئے' اور 'ہے' میں بہت فرق ہے۔ 'ہے' مشاہدہ کو چاہتا ہے۔

مگر دوسرا حصہ جو وجود باری تعالیٰ کے واسطے انبیاء نے پیش کیا ہے کہ زبردست نشانات، معجزات اور خدا کی زبردست طاقت کے ظہور سے اس کی ہستی ثابت کی جاوے۔ یہ ایک ایسی راہ ہے کہ تمام سر اس دلیل کے آگے جھک پڑتے ہیں۔ اصل میں بہت سے عرب دہریہ تھے جیسا کہ قرآن شریف کی آیت ذیل سے معلوم ہوتا ہے اِنْ ھِیَ اِلَّا حَیَاتُنَا الدُّنْیَا نَمُوْتُ وَنَحْیَا (المومنون:۳۸)۔ کیا عرب جیسے اجڈ اور بیباک، بے قید، بے دھڑک لوگ تلوار سے آپؐ نے سیدھے کئے تھے اور ان کی آپؐ کی بعثت سے پہلی اور پچھلی زندگی کا عظیم الشان امتیاز اور فرق اس وجہ سے تھا کہ وہ آنحضرت ﷺ کی تلوار کا مقابلہ نہ کرسکے تھے؟ یا کیا صرف سادہ اور نری اخلاقی تعلیم تھی جس سے ان کے دلوں میں ایسی پاک تبدیلی پیدا ہو گئی تھی؟ نہیں ہرگز نہیں۔ یاد رکھو کہ تلوار انسان کے ظاہر کو فتح کرسکتی ہے مگر دل کبھی تلوار سے فتح نہیں ہوتے۔ بلکہ وہ، وہ انوار تھے جن میں خدا کا چہرہ نظر آتا تھا اور آنحضرت ﷺ نے ان کو ایسے ایسے خارق عادت نشانات دکھائے تھے کہ خود خدا ان لوگوں کے سامنے آموجود ہوا تھا اور انہوں نے خدا تعالیٰ کے جلال اور جبروت کو دیکھ کر گناہ سوز زندگی اور پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کرلی تھی۔ اب پھر وہی وقت ہے اور ویسا ہی زمانہ۔ پس اس وقت بھی خدا کی ہستی کا یقین اسی ذریعہ سے ہوگا جس ذریعہ سے ابتداء میں ہوا تھا۔ اسلام وہی ہے لہٰذا اسکی کامیابی اور سرسبزی کے بھی وہی ذریعے ہیں جو ابتداء میں تھے۔ اب بھی ضرورت ہے تو اس بات کی کہ خدا کے چہرہ نما ہیبتناک اقتداری نشانات ظاہر ہوں۔ اور یقین جانو کہ کوئی شخص گناہ سے پاک نہیں ہو سکتا جب تک خدا تعالیٰ کی معرفت کامل نہ ہو۔ یہ گناہ اور طرح طرح کے معاصی جو چاروں طرف دنیا میں بھرے پڑے ہیں ان کے دور کرنے کے واسطے صرف خشک ایمان کافی نہیں۔ کیا وہ خوف خدا جیسا کہ چاہئے دنیا میں موجود ہے؟ نہیں ہرگز نہیں۔

...... انسان اپنی حالت میں تبدیلی پیدا کرنے کے واسطے خدا تعالیٰ کی تجلیات اور زبردست نشانوں کا محتاج ہے۔ ضروری ہے کہ خدا کوئی ایسی راہ پیدا کردے کہ انسان کا ایمان خدا تعالیٰ پر تازہ اور پختہ ہو جاوے اور صرف زبان تک ہی محدود نہ رہے بلکہ اس ایمان کا اثر اس کی عملی حالت پر بھی ظاہر ہو جاوے" (ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۵۸۸-۵۸۹- جدید ایڈیشن)

منیر احمد حافظ آبادی ایم-اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

خطبہ جمعہ

یہ ضروری نہیں کہ ہم پر کوئی مشکل یا مصیبت آئے تو ہم نے دعائیں مانگنی ہیں۔ ان مشکلات سے بچنے کے لئے بھی دعاؤں کی بہت ضرورت ہے اور ہم سب پر یہ فرض بنتا ہے کہ دعاؤں پر بہت زور دیں اور مستقلاً اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ کریں۔

(آیات قرآنیہ، احادیث نبویہ، حضرت مسیح موعودؑ، حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضؓ اور حضرت مصلح موعود رضؓ کے ارشادات کے حوالہ سے اللہ تعالیٰ کی صفت السمیع کے مختلف پہلوؤں کا تذکرہ)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۱۳؍ جون ۲۰۰۳ء مطابق ۱۳؍ احسان ۱۳۸۲ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريک له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله–

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم– بسم الله الرحمٰن الرحيم –

الحمدلله رب العٰلمين – الرحمٰن الرحيم – مٰلک يوم الدين – إياک نعبد و إياک نستعين –

اهدنا الصراط المستقيم – صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين–

﴿فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا ۔وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِیْ شِقَاقٍ ۔ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ ۔وَهُوَالسَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ﴾ (سورۃ البقرہ :۱۳۸)

اس آیت کا ترجمہ ہے: پس اگر وہ اسی طرح ایمان لے آئیں جیسے تم اس پر ایمان لائے ہو تو یقیناً وہ بھی ہدایت پا گئے اور اگر وہ (اس سے) منہ پھیر لیں تو وہ (عادتاً) ہمیشہ اختلاف ہی میں رہتے ہیں۔ پس اللہ تجھے اُن سے (نمٹنے کے لئے) کافی ہوگا۔ اور وہی بہت سننے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

''اگر وہ پھر جائیں تو تم گھبراؤ نہیں۔ اُن کے اس اِعراض کی سوائے اس کے اَور کوئی وجہ نہیں کہ وہ اختلاف کرنے پر تُلے ہوئے ہیں۔ اور تم سے کسی حالت میں بھی اتحاد کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ یہ عبارت اصل میں اِنْ هُمْ اِلَّا فِیْ شِقَاقٍ ہے یعنی ان کے اس اِعراض سے تم پریشان مت ہو۔ جیسا کہ رسول کریم ﷺ کے زمانے میں بعض کمزور دل مسلمان خیال کر سکتے تھے کہ یہ لوگ تو ہم سے اَور زیادہ دُور ہو جائیں گے۔ فرماتا ہے: یہ تو تم سے پہلے ہی دُور ہیں اور اُن باتوں کی طرف آنے کو تیار نہیں جو خدا تعالیٰ کے قریب کرنے والی ہیں۔ اور جب اُن کے دلوں میں اتنا بُغض ہے اور وہ پہلے ہی تم سے جُدا ہیں تو پھر اتحاد کیسے ہو سکتا ہے۔ پس اس بات سے مت ڈرو کہ علیحدگی کی صورت میں ہمیں اُن سے تکلیف پہنچے گی اور لڑائیاں ہونگی۔

فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ۔ اُن کے مقابلے میں تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کافی ہے۔ وہ اُن کے حملوں سے تمہیں خود بچائے گا اور تمہاری آپ حفاظت فرمائے گا۔ جب تک انسان کو یہ مقام حاصل نہ ہو، وہ حقیقی مومن نہیں کہلا سکتا۔ ایمان کا مقام وہی ہے جو فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ کے ماتحت ہو۔ یعنی وہ اس مقام پر کھڑا ہو کہ دشمن اُسے نقصان پہنچانے کے لئے خواہ کس قدر کوشش کرے، وہ سمجھے کہ میرا خدا میرے ساتھ ہے، وہ دشمن کو مجھ پر غالب نہیں آنے دے گا۔ اور اگر اس مقابلے میں میرے لئے موت مقدر ہے، تب بھی کوئی غم نہیں کیونکہ ہم نے مرکر خدا کے پاس ہی جانا ہے...... اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم ڈرتے کیوں ہو۔ اگر تم خدا تعالیٰ پر ایمان لائے ہو تو وہی تمہاری حفاظت کرے گا اور وہی تمہیں ہر قسم کے نقصان سے بچائے گا۔

غرض اگر یہ لوگ ایمان نہ لائیں تو تم سمجھ لو کہ ان کے دلوں میں تمہاری نسبت سخت عداوت اور دشمنی ہے۔ اور وہ تمہارے خلاف شرارتیں کریں گے۔ مگر اِن کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ تمہارے لئے کافی ہوگا، وہ تمہیں اُن کے حملے سے خود بچائے گا۔ اور اُن کی شرارتیں تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گی۔''

(تفسیر کبیر جلد نمبر ۲ صفحہ ۲۱۴۔۲۱۵)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ مزید فرماتے ہیں:-

''وھو السمیع العلیم۔ فرماتا ہے: یہ نہ سمجھ لو کہ اب خدا تعالیٰ کی طرف سے چونکہ وعدہ ہو گیا ہے اس لئے ہمیں کچھ کرنے کی ضرورت نہیں بلکہ دُعائیں کرو کہ ایسا ہی ہو۔ خدا تعالیٰ سننے والا ہے اور جن باتوں کا تمہیں علم نہیں، اُن کا اُسے خود علم ہے۔ وہ آپ اُن کا انتظام کر دے گا۔

انسان کی دو حالتیں ہوا کرتی ہیں۔ ایک یہ کہ انسان پر اس کا دشمن حملہ کرتا ہے اور اُس حملے کا اُسے علم ہوتا ہے اور جہاں تک اُس کے لئے ممکن ہوتا ہے وہ اُس کا مقابلہ کرتا ہے اور اپنے بچاؤ کی تدبیر کرتا ہے۔ دوسری حالت یہ ہوتی ہے کہ اُس کا دشمن ایسے وقت میں حملہ کرتا ہے جبکہ اُسے خبر نہیں ہوتی۔ یا ایسے ذرائع سے حملہ کرتا ہے جن کی اُسے خبر نہیں ہوتی۔ مثلاً اس کے کسی دوست کو خرید لیتا ہے اور اس کے ذریعے اُسے نقصان پہنچا دیتا ہے۔ یا رات کو اُس پر سوتے سوتے حملہ کر دیتا ہے۔ یا راستے میں چھپ کر بیٹھ جاتا اور اندھیرے میں حملہ کر دیتا ہے یا وہ اُسے تیر مار دیتا ہے یا کھانے میں زہر ملا کر اُسے کھلا دیتا ہے۔ یا اس کا مال یا جانور چُرا لیتا ہے۔ یہ وہ حملے ہیں جو اُس کے علم میں نہیں ہوتے اور اس وقت ہوتے ہیں جبکہ وہ بے خبر ہوتا ہے۔ ان دونوں حملوں کے بچاؤ کی مختلف تدبیریں ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم جانتے ہیں کہ دشمن کس طرح اور کس رنگ میں حملہ کرے گا۔ اگر تم کو اُس کے حملے کا علم ہو مگر تم دفاع کی طاقت نہ پاؤ تو ایک سمیع اور علیم خدا موجود ہے۔ وہ جانتا ہے کہ دشمن تم پر حملہ آور ہے اور تم میں اُس کے دفاع کی طاقت نہیں۔ پس تم گھبراؤ نہیں۔ تم ہمیں آواز دو۔ ہم فوراً تمہاری مدد کے لئے آ جائیں گے۔ اور اگر تم سوئے ہوئے ہو یا راستے پر سے گزر رہے ہو یا تاریکی میں سفر کر رہے ہو اور دشمن نے اچانک تم پر حملہ کر دیا ہے یا کھانے میں زہر ملا دیا ہے یا چوری سے مال نکال لیا ہے۔ یا کسی دوست سے مل کر اُس نے تم پر حملہ کر دیا ہے اور تمہیں اس کا علم نہیں ہوا۔ تو فرماتا ہے کہ ہم علیم ہیں۔ ہم خوب جاننے والے ہیں اور ہمیں ہر قسم کی قوتیں حاصل ہیں۔ اس لئے ایسی حالت میں بھی تم گھبراؤ نہیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کو پکارو اور اُس سے دُعائیں کرو۔ وہ تمہاری تمام مشکلات کو دُور کر دے گا اور تمہارے دشمن کو ناکام اور ذلیل کرے گا۔''

(تفسیر کبیر جلد نمبر ۲۔ صفحہ ۲۱۵۔۲۱۶)

اب جب انسان پر کوئی مصیبت یا آفت آتی ہے اس وقت تو خدا تعالیٰ کو پکارتا ہے، قدرتی بات ہے اور اس وقت مومن یا کافر کا سوال نہیں۔ ہر ایک کو جو خدا تعالیٰ پر یقین نہیں کرتے، دہریہ بھی، اس وقت خدا تعالیٰ کو پکارتے ہیں۔ تو ایسی حالت میں جب اضطراب پیدا ہوتا ہے اللہ تعالیٰ سن بھی لیتا ہے لیکن مومن کا یہ کام ہے کہ امن کی حالت میں بھی خدا تعالیٰ سے دعائیں مانگتا رہے، اپنی حفاظت کے لئے، جماعت کے لئے، جماعت کی ترقی کے لئے، تا کہ جب مشکل دَور آئے اس وقت جو پہلے مانگی ہوئی دعائیں ہیں ان کا بھی اثر ہو اور خدا تعالیٰ اپنی قبولیت کے نظارے جلد سے جلد دکھا سکے۔ اس لئے ہمیشہ ہر احمدی کا یہ فرض ہے کہ یہ ضروری نہیں کہ ہم پر کوئی مشکل یا مصیبت آئے تو ہم نے دعائیں مانگنی ہیں۔ ان مشکلات سے بچنے کے لئے بھی دعاؤں کی بہت ضرورت ہے اور ہم سب پر یہ فرض بنتا ہے کہ دعاؤں پر بہت زور دیں اور مستقلاً اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ کریں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''پس اگر دوسرے لوگ بھی جو اسلام کے مخالف ہیں اسی طرح ایمان لاویں اور کسی نبی کو جو خدا کی طرف سے آیا، ردّ نہ کریں۔ تو بلاشبہ وہ بھی ہدایت پا چکے۔ اور اگر وہ روگردانی کریں اور بعض نبیوں کو مانیں اور بعض کو ردّ کر دیں تو انہوں نے سچائی کی مخالفت کی اور خدا کی راہ میں پھوٹ ڈالنی چاہی۔ پس تُو یقین رکھ کہ وہ غالب نہیں ہو سکتے اور ان کو سزا دینے کے لئے خدا کافی ہے۔ اور جو کچھ وہ کہتے ہیں خدا سن

ربا ہے۔ اوران کی باتیں خدا کے علم سے باہر نہیں''۔

(لیکچر مشمولہ چشمہ معرفت روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۳۷۷)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

''اگر وہ ایسا ایمان لائیں جیسا کہ تم ایمان لائے تو وہ ہدایت پا چکے اور اگر ایسا ایمان نہ لاویں تو پھر وہ ایسی قوم ہے (کہ) جو مخالفت چھوڑنا نہیں چاہتی اور صلح کی خواہاں نہیں۔''

(یادداشتیں براہین احمدیہ، حصہ پنجم۔ و پیغام صلح صفحہ ۵۱)

''﴿فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيم﴾ اور اُن کی شرارتوں کے دفع کرنے کے لئے خدا تجھے کافی ہے اور وہ سمیع اور علیم ہے۔''

(براہین احمدیہ۔ حصہ سوم۔ صفحہ ۲۳۰، حاشیہ نمبر ۱۱)

پھر آپؑ نے فرمایا: ''خدائے تعالیٰ ان سب کے تدارک کے لئے جو اس کام کو روک رہے ہیں، تمہارا مددگار ہوگا''۔ (تبلیغ رسالت (مجموعہ اشتہارات)، جلد اوّل صفحہ ۱۱۶)

پس آج کل کے حالات میں کسی بھی احمدی کو مایوس نہیں ہونا چاہئے۔ خدائی وعدے ہیں۔ خدا تعالیٰ ہمیشہ ہمارا مددگار رہا ہے اور انشاء اللہ رہے گا۔ لیکن جہاں وہ مخالفین کی بیہودہ گوئی کو سن رہا ہے کیونکہ آج کل پاکستان میں پھر کافی شور ہوا ہوا ہے۔ اور اس کو علم ہے کہ یہ لوگ احمدیوں کے ساتھ ظلم روا رکھ رہے ہیں اور اپنی تقدیر کے مطابق ایسے لوگوں کی خدا تعالیٰ نے پکڑ کرنی ہے۔ انشاء اللہ۔ اور ہمارے تجربہ میں ہے کہ ماضی میں بلکہ ماضی قریب میں ایسی پکڑ کے نظارے وہ ہمیں دکھاتا رہا ہے اور اپنی قدرت نمائی کرتا رہا ہے۔ پھر کوئی وجہ نہیں کہ ہمارے دل مایوس ہوں اور ہلکا سا احساس بھی پیدا ہو۔ لیکن ہماری بھی یہ ذمہ داری ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم پر یہ ذمہ داری ڈال رہا ہے کہ پہلے سے بڑھ کر میری طرف رجوع کرو اور میرے سے مانگو تا کہ وہ الٰہی تقدیر جو غالب آنی ہے انشاء اللہ، تمہیں بھی احساس رہے کہ تمہاری دعاؤں کا بھی اس میں کچھ حصہ ہے اور اللہ تعالیٰ نے تمہاری دعاؤں کو بھی سنا ہے۔ پس ان دنوں میں بہت زیادہ دعاؤں کی طرف ہمیں توجہ دینی چاہئے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿فَمَنْ بَدَّلَهٗ بَعْدَ مَا سَمِعَهٗ فَاِنَّمَآ اِثْمُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ يُبَدِّلُوْنَهٗ ۔اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ﴾

(سورة البقره: ۱۸۲)

پس جو اُسے اُس کے سُن لینے کے بعد تبدیل کرے تو اس کا گناہ ان ہی پر ہوگا جو اسے تبدیل کرتے ہیں۔ یقیناً اللہ بہت سننے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

اس آیت میں وصیت کا مضمون بیان کیا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-

''اگر کوئی شخص وصیت کرے اور بعد میں کوئی دوسرا شخص اس میں تغیر و تبدل کر دے تو اس صورت میں تمام تر گناہ اس شخص کی گردن پر ہے جس نے وصیت میں ترمیم و تنسیخ کی۔ یہ تغیر دو صورتوں میں ہو سکتا ہے۔ ایک تو یہ کہ لکھانے والا تو کچھ اور لکھائے مگر لکھنے والا شرارت سے کچھ اور لکھ دے۔ یعنی لکھوانے والے کی موجودگی میں ہی اُس کے سامنے تغیر و تبدل کر دے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ وصیت کرنے والے کی وفات کے بعد اُس میں تغیر و تبدل کر دے۔ یعنی وصیت میں جو کچھ کہا گیا ہو اس کے مطابق عمل نہ کرے بلکہ اُس کے خلاف چلے۔ اِن دونوں صورتوں میں اس گناہ کا وبال صرف اُسی پر ہوگا جو اُسے بدل دے۔ (اِثْمُهٗ میں سبب مُسبّب کی جگہ استعمال کیا گیا ہے اور مراد گناہ نہیں بلکہ گناہ کا وبال ہے)۔ یہ الفاظ بتاتے ہیں کہ اس میں کسی قرآنی حکم کی طرف اشارہ ہے اور وہ حکم وراثت کا ہی ہے۔ ورنہ اس کا کیا مطلب کہ بدلنے کا گناہ بدلنے والوں پر ہوگا، وصیت کرنے والے پر نہیں ہوگا۔ کیونکہ اگر اس وصیت کی تفصیلات شرعی نہیں تو بدلنے والے کو گناہ کیوں ہو۔ اُس کے گناہ گار ہونے کا سوال تبھی ہو سکتا ہے جبکہ کسی شرعی حکم کی خلاف ورزی ہو رہی ہو، اور وہ اسی طرح ہو سکتی ہے کہ مرنے والا تو یہ وصیت کر جائے کہ میری جائیداد احکام اسلام کے مطابق تقسیم کی جائے لیکن وارث اس کی وصیت پر عمل نہ کریں۔ ایسی صورت میں وصیت کرنے والا تو گناہ سے بچ جائے گا لیکن وصیت تبدیل کرنے والے وارث گناہ گار قرار پائیں گے۔''

(تفسیر کبیر جلد دوم۔ صفحہ ۳۶۸)

حضرت خلیفة المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ اس ضمن میں فرماتے ہیں:

''﴿اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ﴾: فرماتا ہے کہ ہم علیم خدا ہیں۔ سمجھ بوجھ کر حصص مقرر کئے ہیں اور وصیتوں کے بدلانے کو بھی سنتے ہیں۔ چنانچہ فرماتا ہے ﴿وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا﴾ (النساء: ۱۵)۔ ﴿فَمَنْ بَدَّلَهٗ﴾: اب سن لو کہ کیا کچھ تبدیل کیا گیا ہے۔ سب سے اوّل تو یہ کہ لڑکیوں کو ورثہ نہیں دیا جاتا۔ خدا تعالیٰ نے عورت کو بھی حرث فرمایا ہے اور زمین کو بھی۔ ایسا ہی زمین کو بھی ارض فرماتا ہے اور عورتوں کو بھی۔ ﴿فَاِنَّمَا اِثْمُهٗ﴾: چنانچہ اس کا نتیجہ دیکھ لو کہ جب سے ان لوگوں نے لڑکیوں کا ورثہ دینا چھوڑا ہے، ان کی زمینیں ہندوؤں کی ہو گئی ہیں۔ جو ایک وقت سو گھماؤں زمین کے مالک تھے اب دو بیگھہ کے بھی نہیں رہے۔ یہ اس لئے کہ صریحاً النساء آیت ۱۵ میں فرمایا وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ اس سے زیادہ اور کیا ذلت ہوگی۔ عورتوں پر جو ظلم ہو رہا ہے، وہ بہت بڑھ گیا ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿وَلَا تُمْسِكُوْهُنَّ ضِرَارًا﴾ (البقرة: ۲۳۲)۔ دوسرا ﴿وَعَاشِرُوْا هُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ﴾ (النساء: ۲۰)۔ تیسرا ﴿وَلَا تُضَارُّوْهُنَّ﴾ (الطلاق: ۷) چوتھا ﴿فَاِنْ كَرِهْتُمُوْهُنَّ﴾ (النساء: ۲۰)۔ پنجم ﴿وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِىْ عَلَيْهِنَّ﴾ (البقرة: ۲۲۹)۔ باوجود اس کے وراثت (یعنی ورثہ نہ دینے کا) کا ظلم بہت بڑھ رہا ہے۔ پھر دوسرا یہ کہ بعض ظالم عورت کو نہ رکھتے ہیں نہ طلاق دیتے ہیں۔''

(ضمیمہ اخبار بدر قادیان۔ ۸/ اپریل ۱۹۰۹ء)

اس آیت کی تفسیر میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''جو شخص سننے کے بعد وصیت کو بدل ڈالے تو یہ گناہ اُن لوگوں پر ہے جو جرم تبدیل وصیت کے عمداً مرتکب ہوں۔ تحقیق اللہ سنتا اور جانتا ہے یعنی ایسے مشورے اُس پر مخفی نہیں رہ سکتے اور یہ نہیں کہ اُس کا علم ان باتوں کے جاننے سے قاصر ہے۔'' (چشمہ معرفت۔ صفحہ ۲۰۱، ۲۰۲)

جیسا کہ حضرت خلیفة المسیح الاول رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لوگ عورتوں کے حقوق ادا نہیں کرتے، وارثت کے حقوق۔ اور ان کا شرعی حصہ نہیں دیتے اب بھی یہ بات سامنے آتی ہے برصغیر میں اور جگہوں پر بھی ہوگی کہ عورتوں کو ان کا شرعی حصہ نہیں دیا جاتا۔ وراثت میں ان کو جو ان کا حق بنتا ہے نہیں ملتا۔ اور یہ بات نظام کے سامنے تب آتی ہے جب بعض عورتیں وصیت کرتی ہیں تو لکھ دیتی ہیں مجھے وراثت میں اتنی جائیداد تو ملی تھی لیکن مَیں نے اپنے بھائی کو یا بھائیوں کو دے دی اور اس وقت میرے پاس کچھ نہیں ہے۔ اب اگر آپ گہرائی میں جا کر دیکھیں، جب بھی جائزہ لیا گیا تو پتہ یہی لگتا ہے کہ بھائی نے یا بھائیوں نے حصہ نہیں دیا اور اپنی عزت کی خاطر یہ بیان دے دیا کہ ہم نے دے دی ہے۔ یا کبھی ایسا بھی ہو جاتا ہے کہ بھائی یا دوسرے ورثاء بالکل معمولی سی رقم اس کے بدلہ میں دے دیتے ہیں حالانکہ اصل جائیداد کی قیمت بہت زیادہ ہوتی ہے۔ تو ایک تو یہ ہے کہ وصیت کرنے والے، نظام وصیت میں شامل ہونے والے، ان سے بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام نے تقویٰ کے اعلیٰ معیار کی امید رکھی ہے اس لئے ان کو ہمیشہ قول سدید سے کام لینا چاہئے اور حقیقت بیان کرنی چاہئے کیونکہ جو نظام وصیت میں شامل ہیں تقویٰ کے اعلیٰ معیار اور شریعت کے احکام کو قائم کرنے کی ذمہ داری ان پر دوسروں کی نسبت بہت زیادہ ہے۔ اس لئے جو بھی حقیقت ہے، قطع نظر اس کے کہ آپ کے بھائی پر کوئی حرف آتا ہے یا ناراضگی ہو یا نہ ہو، حقیقت حال جو ہے وہ بہر حال واضح کرنی چاہئے۔ تا کہ ایک تو یہ کہ کسی کا حق مارا گیا ہے تو نظام حرکت میں آئے اور ان کو حق دلوایا جائے۔ دوسرے ایک چیز جو اللہ تعالیٰ نے ان کو دی ہے شریعت کی رو سے اس سے وہ اپنے آپ کو کیوں محروم کر رہی ہیں۔ اور صرف یہی نہیں کہ اپنے آپ کو محروم کر رہی ہیں بلکہ وصیت کے نظام میں شامل ہو کے جو ان کا ایک حصہ ہے اس سے خدا تعالیٰ کے لئے جو دینا چاہتی ہیں اس سے بھی غلط بیانی سے کام لے کے وہاں بھی صحیح طرح ادائیگی نہیں کر رہیں۔ تو اس لئے یہ بہت احتیاط سے چلنے والی بات ہے۔ وصیت کرتے وقت سوچ سمجھ کر یہ ساری باتیں واضح طور پر لکھ کے دینی چاہئیں۔

پھر صفت سَمِيْع کے ضمن میں ایک اور آیت ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَلَا تَجْعَلُوْا اللّٰهَ عُرْضَةً لِّاَيْمَانِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْا وَتَتَّقُوْا وَتُصْلِحُوْا بَيْنَ النَّاسِ ۔ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ﴾ (سورة البقره: ۲۲۵)

اور اللہ کو اپنی قسموں کا نشانہ اس غرض سے نہ بناؤ کہ تم نیکی کرنے یا تقویٰ اختیار کرنے یا لوگوں کے درمیان اصلاح کرنے سے بچ جاؤ۔ اور اللہ بہت سننے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

تبلیغ دین ونشر ہدایت کے کام پر ☆ مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

JANIC EXIMP

Manufacturers & Exporters of all kinds of Fashion
Leather Products & General order Suppliers & Importers

Off : 16D, Topsia 2nd Lane
Mullapara, Near Star Club
Calcutta-700039

Ph. 3440150
Tle. Fax : 3440150
Pager No. : 9610-606266

اس ضمن میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ کو اپنی قسموں کا نشانہ نہ بناؤ۔ یعنی جس طرح ایک شخص نشانہ پر بار بار تیر مارتا ہے اسی طرح تم بار بار خدا تعالیٰ کی قسمیں نہ کھایا کرو کہ ہم یوں کر دینگے اور یوں کر دیں گے۔ ﴿اَنْ تَبَرُّوْا وَتَتَّقُوْا وَتُصْلِحُوْا بَيْنَ النَّاسِ﴾ یہ ایک نیا اور الگ فقرہ ہے جو مبتدا ہے خبر محذوف کا۔ اور خبر محذوف اَمْثَلُ وَاَوْلٰی ہے۔ یعنی بِرُّکُمْ وَتَقْوٰکُمْ وَاِصْلَاحُکُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَمْثَلُ وَاَوْلٰی۔ اس کے معنے یہ ہیں کہ تمہارا نیکی اور تقویٰ اختیار کرنا اور اصلاح بین الناس کرنا زیادہ اچھا ہے۔ صرف قسمیں کھاتے رہنا کہ ہم ایسا کر دیں گے، کوئی درست طریق نہیں۔ تمہیں چاہیے کہ قسمیں کھانے کی بجائے کام کر کے دکھاؤ۔ پہلے قسمیں کھانے کی کیا ضرورت ہے۔ زجاج جو مشہور نحوی اور ادیب گزرے ہیں، انہوں نے یہی معنے کئے ہیں۔

پھر حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ دوسرے معنے اس کے یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو روک نہ بناؤ اُن چیزوں کے لئے جن پر تم قسم کھاتے ہو۔ یعنی بِر کرنا، تقویٰ کرنا اور اصلاح بین الناس کرنا۔ اس صورت میں یہ تینوں اَیمان کا عطف بیان ہیں اور اَیمان کے معنے قسموں کے نہیں بلکہ اُن چیزوں کے ہیں جن پر قسم کھائی جاتی ہے۔ مطلب یہ کہ اپنا پیچھا چھڑانے کے لئے نیک کام کی قسم نہ کھالیا کرو۔ تا کہ یہ کہہ سکو کہ کیا کروں چونکہ مَیں قسم کھا چکا ہوں، اس لئے نہیں کر سکتا۔ مثلاً کسی ضرورتمند نے روپیہ مانگا تو کہہ دیا کہ مَیں نے تو قسم کھالی ہے کہ آئندہ مَیں کسی کو قرض نہیں دوں گا۔

تو آپ فرماتے ہیں کہ اس کے معنے یہ ہیں کہ اگر کوئی نیکی اور تقویٰ اور اصلاح بین الناس کے کام کے لئے تمہیں کہے تو یہ نہ کہو کہ مَیں نے تو قسم کھائی ہوئی ہے، مَیں یہ کام نہیں کر سکتا۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ تیسرے معنے یہ ہیں کہ اس ڈر سے کہ تمہیں نیکی کرنی پڑے گی خدا تعالیٰ کو اپنی قسموں کا نشانہ نہ بناؤ۔ اس صورت میں اَنْ تَبَرُّوْا مفعول لاجلہ ہے اور اس سے پہلے کراھۃ مقدر ہے۔ اور مراد یہ ہے کہ اگر اچھی باتیں نہ کرنے کی قسمیں کھاؤ گے تو ان خوبیوں سے محروم ہو جاؤ گے، اس لئے نیکی تقویٰ اور اصلاح بین الناس کی خاطر اس لغو طریق سے بچتے رہو۔ درحقیقت یہ سب معنے آپس میں ملتے جلتے ہیں۔ صرف عربی عبارت کی مشکل کو مختلف طریق سے حل کیا گیا ہے۔ جس بات پر سب مفسرین متفق ہیں، وہ یہ ہے کہ اس آیت میں یہ بتایا گیا ہے کہ یہ نہ کرو کہ خدا تعالیٰ کو اپنی قسموں کا نشانہ بنالو۔ یعنی اُٹھتے اور قسم کھالی۔ یہ ادب کے خلاف ہے اور جو شخص اس عادت میں مبتلا ہو جاتا ہے وہ بسا اوقات نیک کاموں کے بارے میں بھی قسمیں کھالیتا ہے کہ مَیں ایسا نہیں کروں گا۔ اور اس طرح یا تو بے ادبی کا اور یا نیکی سے محرومی کا شکار ہو جاتا ہے۔ یا یہ کہ بعض اچھے کاموں کے متعلق قسمیں کھا کر خدا تعالیٰ کو ان کے لئے روک نہ بنالو۔ اِن معنوں کی صورت میں داؤ پیچ والے معنے خوب چسپاں ہوتے ہیں۔ اور مطلب یہ ہے کہ بعض لوگ صدقہ و خیرات سے بچنے کے لئے چالیں چلتے ہیں اور داؤ کھیلتے ہیں اور بعض خدا تعالیٰ کی قسم کو جان بچانے کا ذریعہ بتاتے ہیں۔ گویا دوسرے سے بچنے اور اُسے پچھاڑنے میں جو داؤ استعمال کئے جاتے ہیں اُن میں سے ایک خدا تعالیٰ کی قسم بھی ہوتی ہے۔ پس فرماتا ہے: اللہ تعالیٰ کے نام کو ایسے ذلیل حیلوں کے طور پر استعمال نہ کیا کرو۔ میرے نزدیک سب سے اچھی تشریح علامہ ابو حیان کی ہے کہ خدا تعالیٰ کو اپنے احسان اور نیکی وغیرہ کے آگے روک بنا کر کھڑا نہ کر دیا کرو۔

﴿وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ﴾ میں بتایا کہ اگر تمہیں نیکی اور تقویٰ اور اصلاح بین الناس کے کام میں مشکلات پیش آئیں تو خدا تعالیٰ سے اس کا دفعیہ چاہو اور ہمیشہ دعاؤں سے کام لیتے رہو کیونکہ یہ کام دعاؤں کے بغیر سرانجام نہیں پاسکتے اور پھر یہ بھی یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ علیم بھی ہے۔ اگر تم اس کی طرف جھکو گے تو وہ اپنے علم میں سے تمہیں علم عطا فرمائے گا اور نیکی اور تقویٰ کے بارے میں تمہارا قدم صرف پہلی سیڑھی پر نہیں رہے گا بلکہ علم لدنی سے بھی تمہیں حصہ دیا جائے گا۔"

(تفسیر کبیر جلد دوم۔ صفحہ ۵۰۶ تا ۵۰۷)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"﴿عُرْضَةً﴾: اللہ کے نام کو نیکی کرنے میں روک نہ بناؤ مثلاً خدا کی قسم کھا کر یہ کہہ دیا: مَیں فلاں کے ساتھ نیکی نہیں کروں گا، فلاں کے گھر نہ جاؤں گا۔ وغیرہ

(ضمیمہ اخبار بدر قادیان ۲۹ اپریل ۱۹۰۹ء۔ تشحیذ الاذہان جلد ۸ نمبر ۹ صفحہ ۳۴۲)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"قرآن شریف کی رُو سے لغو یا جھوٹی قسمیں کھانا منع ہے کیونکہ وہ خدا سے ٹھٹھا ہے اور گستاخی ہے اور ایسی قسمیں کھانا بھی منع ہے جو نیک کاموں سے محروم کرتی ہوں جیسا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے قسم کھائی تھی کہ مَیں آئندہ مسطح صحابی کو صدقہ خیرات نہیں دوں گا تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی ﴿وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً لِّاَيْمَانِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْا وَتَتَّقُوْا﴾ یعنی ایسی قسمیں مت کھاؤ جو نیک کاموں سے باز رکھیں...... تفسیر مفتی ابو مسعود مفتی روم میں زیر آیت ﴿وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً لِّاَيْمَانِكُمْ﴾ لکھا ہے کہ عُرضہ اس کو کہتے ہیں کہ جو چیز ایک بات کے کرنے سے عاجز اور مانع ہو جائے اور لکھا ہے کہ یہ آیت ابو بکر صدیق کے حق میں ہے جب کہ انہوں نے قسم کھائی تھی کہ مسطح کو جو صحابی ہے، بباعث شراکت اس کی حدیث افک میں، کچھ خیرات نہیں دوں گا۔ پس خدا تعالیٰ اس آیت میں فرماتا ہے کہ ایسی قسمیں مت کھاؤ جو تمہیں نیک کاموں اور اعمال صالحہ سے روک دیں، نہ یہ کہ معاملہ متنازعہ، جس سے طے ہو۔"

(الحکم۔ جلد ۸۔ نمبر ۲۲۔ بتاریخ ۱۰ جولائی ۱۹۰۴ء۔ صفحہ ۷)

اب صفت سمیع کے تحت بعض احادیث اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبولیت دعا کے بعض واقعات کا ذکر کرتا ہوں۔

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص جمعے کے روز مسجد نبوی میں اس دروازے سے داخل ہوا جو منبر کے سامنے تھا۔ رسول اللہ ﷺ اس وقت کھڑے خطبہ دے رہے تھے۔ اُس نے آنحضرت ﷺ کو اپنی طرف متوجہ کر کے عرض کیا: یا رسول اللہ! مویشی مر رہے ہیں، راستے مخدوش ہو رہے ہیں، آپ اللہ سے دعا کریں کہ وہ ہم پر بارش برسائے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ دعا کے لئے اٹھائے اور دعا کرتے ہوئے تین مرتبہ کہا: "اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا" اے اللہ! ہم پر بارش کا پانی نازل کر۔

انسؓ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کی قسم! ہمیں اُس وقت آسمان پر کوئی بادل یا بادل کا ٹکڑا نظر نہیں آرہا تھا جبکہ سلع پہاڑ تک ان دنوں کوئی گھر تعمیر نہ ہوا تھا۔ اچانک سلع کے پیچھے سے ڈھال کی شکل کی ایک بدلی نمودار ہوئی جب وہ آسمان کے وسط میں آئی تو پھیل گئی، پھر بارش برسانے لگی۔

انسؓ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کی قسم! ہم نے چھ دن تک سورج نہیں دیکھا۔ پھر ایک شخص اگلے جمعہ اُسی دروازے سے داخل ہوا اور رسول اللہ ﷺ کھڑے خطبہ دے رہے تھے۔ وہ آپؐ کے سامنے کھڑا ہوا اور مخاطب ہوا اور کہا: یا رسول اللہ! اموال تباہ ہو رہے ہیں، راستے منقطع ہو گئے ہیں۔ آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ بارش کو روک لے۔ راوی کہتے ہیں کہ اس پر رسول اللہ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ دعا کے لئے بلند کئے، پھر کہا: "اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا" اے اللہ! ہمارے اردگرد تو بارش ہو مگر ہمارے اوپر بارش نہ ہو۔ اے اللہ! چوٹیوں اور پہاڑوں، چٹیل میدانوں، وادیوں اور جنگلوں پر بارش برسا۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کا دعا کرنا تھا کہ بارش ختم ہو گئی اور جب نماز جمعہ پڑھ کر نکلے تو دھوپ نکلی ہوئی تھی۔

(بخاری کتاب الاستسقاء باب الاستسقاء فی المسجد الجامع)

ایک روایت اسی قسم کی حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے بارہ میں بھی آتی ہے۔ مکرم چوہدری غلام محمد صاحب فرماتے ہیں کہ ۱۹۰۹ء کے موسم برسات میں ایک دفعہ لگاتار آٹھ روز بارش ہوتی رہی جس سے قادیان کے بہت سے مکان گر گئے۔ آٹھویں یا نویں روز حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ نے فرمایا کہ میں دعا کرتا ہوں، آپ سب لوگ آمین کہیں۔ دعا کرنے کے بعد آپ نے فرمایا کہ آج میں نے وہ دعا کی ہے جو حضرت رسول کریم ﷺ نے ساری عمر میں صرف ایک دفعہ کی تھی۔ یہ دعا بارش بند ہونے کی دعا تھی۔ دعا کے وقت بارش بہت زور سے ہو رہی تھی اس کے بعد بارش بند ہو گئی اور عصر کی نماز کے وقت آسمان بالکل صاف تھا اور دھوپ نکلی ہوئی تھی۔

بدر کے دوران جب کہ دشمن کے مقابلے میں آپ ﷺ اپنے جاں نثار بہادروں کو لے کر کھڑے ہوئے تھے۔ تائید الٰہی کے آثار ظاہر تھے۔ کفار نے اپنا قدم جمانے کے لئے پختہ زمین پر ڈیرے لگائے تھے اور مسلمانوں کے لئے ریت کی جگہ چھوڑ دی تھی لیکن خدا تعالیٰ نے بارش بھیج کر کفار کے خیمہ گاہ میں کیچڑ ہی کیچڑ کر دیا اور مسلمانوں کی جائے قیام مضبوط ہوگئی۔ اسی طرح اور بھی تائیدات سماویہ ظاہر ہو رہی تھیں۔ لیکن باوجود اس کے اللہ تعالیٰ کا خوف ایسا آنحضرت ﷺ پر غالب تھا کہ سب وعدوں اور نشانات کے باوجود اس کے غنا کو دیکھ کر گھبراتے تھے اور بے تاب ہو کر اس کے حضور میں دعا کرتے تھے کہ مسلمانوں کو

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

اَطِعْ اَبَاكَ

اپنے باپ کی اطاعت کر

طالب دعا یکے از جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز

Auto Traders

16 مینگو لین کلکتہ 700001

دکان: 248-5222، 248-1652، 243-0794

رہائش: 237-0471، 237-8468

فتح ہو۔ آپؐ یہ دعا کر رہے تھے اور اس الحاح کی کیفیت میں آپؐ کی چادر بار بار کندھوں سے گر جاتی تھی کہ اے میرے خدا! اپنے وعدے کو، اپنی مدد کو پورا فرما۔ اے میرے اللہ! اگر مسلمانوں کی یہ جماعت آج ہلاک ہوگئی تو دنیا میں تجھے پوجنے والا کوئی نہیں رہے گا۔

اس وقت آپؐ اس قدر کرب کی حالت میں تھے کہ کبھی آپؐ سجدے میں گر جاتے اور کبھی کھڑے ہو کر خدا کو پکارتے تھے اور آپ کی چادر آپؐ کے کندھوں سے گر پڑتی تھی۔ حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ مجھے لڑتے لڑتے آنحضرت ﷺ کا خیال آتا اور میں دوڑ کے آپؐ کے پاس پہنچ جاتا تو دیکھتا کہ آپ سجدے میں ہیں اور آپ کی زبان پر یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ کے الفاظ جاری ہیں۔ حضرت ابوبکرؓ جوش فدائیت میں آپ کی اس حالت کو دیکھ کر بے چین ہو جاتے اور عرض کرتے: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، آپ گھبرائیں نہیں۔ اللہ ضرور اپنے وعدے پورے کرے گا۔ مگر اس مقولے کے مطابق کہ "ہر کہ عارف تراست ترساں تر"، برابر دعا و گریہ وزاری میں مصروف رہے۔ آپؐ کے دل میں خشیت الٰہی کا یہ گہرا احساس مضمر تھا کہ کہیں خدا کے وعدوں میں کوئی ایسا پہلو مخفی نہ ہو جس کے عدم علم سے تقدیر بدل جائے۔

(صحیح بخاری۔ کتاب الجھاد۔ باب فی درع النبی)

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ جنگ بدر میں آنحضرت ﷺ ایک خیمہ میں قیام پذیر تھے اور بار بار یہ دعا کرتے تھے کہ اے میرے اللہ! میں تجھے تیرے عہد کا واسطہ دیتا ہوں، تجھے تیرا وعدہ یاد دلاتا ہوں۔ میرے اللہ! اگر تو چاہتا ہے کہ آج کے بعد تیری عبادت کرنے والا کوئی نہ رہے تو بے شک ہماری مدد نہ کر۔ یعنی اگر مسلمانوں کی یہ جماعت ہلاک ہوگئی تو پھر تیری عبادت کرنے والا کوئی نہیں رہے گا۔ حضورؐ اتنی عاجزی اور زاری کے ساتھ بار بار دعا کر رہے تھے کہ حضرت ابوبکرؓ سے رہا نہ گیا اور گھبرا کر آپ کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا اے اللہ کے رسول! کافی ہے، اتنی آہ و زاری کافی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپؐ کی دعا ضرور قبول کرے گا۔ حضور اس وقت زرع پہنے ہوئے تھے چنانچہ حضور اسی حالت میں خیمہ سے باہر آئے اور مسلمانوں کو خوشخبری دی کہ دشمن کی جمیعت شکست کھا جائے گی۔ ان کے منہ موڑ دئے جائیں گے بلکہ یہ گھڑی ان کے لئے بڑی دہشتناک، ہلاکت خیز اور تلخ ہوگی۔ (بخاری کتاب الجھاد)۔ چنانچہ اب دیکھیں دشمن کو جنگ بدر میں کس طرح ذلت کی شکست ہوئی۔

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ میری والدہ مشرکہ تھیں اور میں انہیں دعوت اسلام دیا کرتا تھا۔ جب ایک دن میں نے انہیں پیغام حق پہنچایا تو انہوں نے آنحضرت ﷺ کے بارے میں بعض ایسی باتیں کیں جو مجھے ناگوار گزریں تو میں روتا ہوا آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ میں اپنی والدہ کو دعوت اسلام دیا کرتا تھا اور وہ انکار کر دیتی تھیں۔ اور آج جب میں نے انہیں یہ دعوت دی تو انہوں نے آپؐ کے بارہ میں مجھے ایسی باتیں سنائیں جو مجھے ناپسند ہیں۔ آپؐ دعا کریں کہ اللہ ابو ہریرہ کی والدہ کو ہدایت دیدے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے دعا کی: "اَللّٰھُمَّ اھْدِ اُمَّ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ" کہ اے اللہ تو ابو ہریرہ کی والدہ کو ہدایت دیدے۔

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں آپ ﷺ کی اس دعا کی وجہ سے خوش خوش گھر کے لئے نکلا اور جب گھر کے دروازہ کے پاس پہنچا تو وہ بند تھا اور میری والدہ نے میرے قدموں کی آہٹ سن کر کہا کہ اے ابو ہریرہ! وہیں ٹھہرو۔ اسی اثناء میں میں نے پانی گرنے کی آواز سنی۔ آپ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے غسل کیا، کپڑے بدلے اور دوپٹہ اوڑھ کر دروازہ کھولا اور کہا: اے ابو ہریرہ! اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں فوراً آنحضرت ﷺ کی خدمت میں خوشی سے روتے ہوئے حاضر ہوا۔ اور عرض کی: مبارک ہو، اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا سن لی ہے اور ابو ہریرہ کی والدہ کو ہدایت دیدی ہے۔ اس پر آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی اور فرمایا: اچھا ہوا ہے۔ تب میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپؐ اللہ سے یہ دعا بھی کریں کہ وہ مجھے اور میری ماں کو مومنین کا محبوب بنادے اور وہ ہمیں محبوب ہوں۔ تب آپ ﷺ نے دعا کی: کہ اے اللہ! تو اپنے اس بندہ ابو ہریرہ اور اس کی ماں کو مومنوں کا اور مومنین کو ان کا محبوب بنادے۔

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ جس مومن نے مجھے دیکھا بھی نہیں، بس میرے بارے میں سنا ہے، وہ بھی مجھ سے محبت کرتا ہے۔

(صحیح مسلم۔ جلد ۲ صفحہ ۱۹۳۸۔ باب من فضائل ابی ہریرہ)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبولیت دعا کے واقعات پیش ہیں۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ لکھتے ہیں کہ میر محمد اسحٰق صاحبؓ کے بچپن کا ایک واقعہ ہے۔ کہ ایک دفعہ وہ سخت بیمار ہوگئے اور حالت بہت تشویشناک ہوگئی اور ڈاکٹروں نے مایوسی کا اظہار کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان کے متعلق دعا کی تو عین دعا کرتے ہوئے خدا کی طرف سے الہام ہوا کہ "سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ" یعنی تیری دعا قبول ہوئی اور خدائے رحیم و کریم اس بچے کے متعلق تجھے سلامتی کی بشارت دیتا ہے۔ چنانچہ اس کے جلد بعد حضرت میر محمد اسحٰق صاحبؓ بالکل توقع کے خلاف صحت یاب ہوگئے اور خدا نے اپنے مسیح کے دم سے انہیں شفا عطا فرمائی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اور زبردست نشان قبولیت دعا کا بیان کرتا ہوں۔ کپورتھلہ کے بعض غیر احمدی مخالفوں نے کپورتھلہ کی احمدیہ مسجد پر قبضہ کر کے مقامی احمدیوں کو بے دخل کرنے کی کوشش کی۔ بالآخر یہ مقدمہ عدالت میں پہنچا اور کافی دیر تک چلتا رہا۔ کپورتھلہ کے بہت سے دوست فکرمند تھے اور گھبرا گھبرا کر حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں دعا کے لئے عرض کرتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان دوستوں کے فکر اور اخلاص سے متاثر ہو کر ایک دن ان کی درخواست پر غیرت کے ساتھ فرمایا: گھبراؤ نہیں! اگر میں سچا ہوں تو یہ مسجد تمہیں مل کر رہے گی۔ مگر عدالت کی نیت خراب تھی اور جج کا رویہ بدستور مخالفانہ رہا۔ آخر اس نے عدالت میں برملا کہہ دیا کہ "تم لوگوں نے نیا مذہب نکالا ہے۔ اب مسجد بھی تمہیں نئی بنانی پڑے گی اور ہم اسی کے مطابق فیصلہ دیں گے"۔ مگر ابھی اس نے فیصلہ لکھا نہیں تھا اور خیال تھا کہ عدالت میں جا کر لکھوں گا۔ اس وقت اس نے اپنی کوٹھی کے برآمدہ میں بیٹھ کر نوکر سے بوٹ پہنانے کے لئے کہا۔ نوکر بوٹ پہنا ہی رہا تھا کہ جج پر اچانک دل کا حملہ ہوا اور وہ چند لمحوں میں ہی اس حملہ میں ختم ہوگیا۔ اس کی جگہ جو دوسرا جج آیا تو اس نے مسل دیکھ کر احمدیوں کو حق پر پایا اور مسجد احمدیوں کو دلا دی۔

(سیرت طیبہ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ صفحہ ۱۲۵۔۱۲۶)

پھر ایک اور واقعہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے چشمہ معرفت میں بیان فرمایا ہے۔ اس جگہ ایک تازہ قبولیت دعا کا نمونہ جو اس سے پہلے کسی کتاب میں نہیں لکھا گیا، ناظرین کے فائدہ کے لئے لکھتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ نواب محمد علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ مع اپنے بھائیوں کے سخت مشکلات میں پھنس گئے تھے۔ منجملہ ان کے یہ کہ وہ ولی عہد کے ماتحت رعایا کی طرح قرار دئے گئے تھے۔ انہوں نے بہت کچھ کوشش کی مگر ناکام رہے اور صرف آخری کوشش یہ باقی رہی تھی کہ وہ نواب گورنر جنرل بہادر بالقابہ سے اپنی دادرسی چاہیں اور اس میں کچھ امید نہ تھی کیونکہ ان کے برخلاف قطعی طور پر حکام ماتحت نے فیصلہ کر دیا تھا۔ اس طوفان غم و ہم میں جیسا کہ انسان کی فطرت میں داخل ہے انہوں نے مجھ سے دعا کی درخواست ہی نہ کی بلکہ یہ بھی وعدہ کیا کہ خدا تعالیٰ ان پر رحم کرے اور اس عذاب سے نجات دے۔ وہ تین ہزار نقد روپیہ بعد کامیابی کے بلا توقف لنگر خانہ کی مدد کے لئے ادا کریں گے۔ چنانچہ بہت سی دعاؤں کے بعد مجھے یہ الہام ہوا کہ "اے سیف اپنا رخ اس طرف پھیر لے"۔ تب میں نے نواب محمد علی خان صاحب کو اس وحی الٰہی سے اطلاع دی۔ بعد اس کے خدا تعالیٰ نے ان پر رحم کیا اور صاحب بہادر وائسرائے کی عدالت سے ان کے مطلب اور مقصود و مراد کے موافق حکم نافذ ہو گیا۔ تب انہوں نے بلا توقف تین ہزار روپیہ کے نوٹ جو نذر مقرر ہو چکی تھی مجھے دے دئے اور یہ ایک بڑا نشان تھا جو ظہور میں آیا"۔

(چشمہ معرفت، روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۳۳۸،۳۳۹)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"پانچواں نشان جو ان دنوں میں ظاہر ہوا وہ ایک دعا کا قبول ہونا ہے جو در حقیقت احیائے موتیٰ میں داخل ہے۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ عبدالکریم نام ولد عبدالرحمٰن ساکن حیدرآباد دکن ہمارے مدرسہ میں ایک لڑکا طالب العلم ہے، قضاء و قدر سے اس کو سگ دیوانہ کاٹ گیا۔ (یعنی ہلکایا کتا کاٹ گیا)۔ ہم نے اس کو معالجہ کے لئے کسولی بھیج دیا۔ چند روز تک اس کا کسولی میں علاج ہوتا رہا پھر وہ قادیان میں واپس آیا۔ تھوڑے دن گزرنے کے بعد اس میں وہ آثار دیوانگی کے ظاہر ہوئے جو دیوانہ کتے کے کاٹنے کے بعد ظاہر ہوا کرتے ہیں اور پانی سے ڈرنے لگا اور خوفناک حالت پیدا ہوگئی۔ تب اس غریب الوطن عاجز کے لئے میرا دل سخت بے قرار ہوا اور دعا کے لئے ایک خاص توجہ پیدا ہوگئی۔ ہر ایک شخص سمجھتا تھا کہ وہ غریب چند گھنٹہ کے بعد مر جائے گا۔ ناچار اس کو بورڈنگ سے باہر نکال کر ایک الگ مکان میں دوسروں

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
شریف جیولرز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ ربوہ۔ پاکستان
فون دوکان 0092-4524-212515
رہائش 0092-4524-212300

سے علیحدہ ہر ایک احتیاط سے رکھا گیا اور کسولی کے انگریز ڈاکٹروں کی طرف تار بھیج دی اور پوچھا گیا کہ اِس حالت میں اُس کا کوئی علاج بھی ہے۔ اس طرف سے بذریعہ تار جواب آیا کہ اب اس کا کوئی علاج نہیں۔ مگر اس غریب اور بے وطن لڑکے کے لئے میرے دل میں بہت توجہ پیدا ہوگئی اور میرے دوستوں نے بھی اس کے لئے دعا کرنے کے لئے بہت ہی اصرار کیا کیونکہ اس غربت کی حالت میں وہ لڑکا قابل رحم تھا اور نیز دل میں یہ خوف پیدا ہوا کہ اگر وہ مر گیا تو ایک بُرے رنگ میں اس کی موت شماتت اعداء کا موجب ہوگی۔ تب میرا دل اس کے لئے سخت درد اور بیقراری میں مبتلا ہوا اور خارق عادت توجہ پیدا ہوئی جو اپنے اختیار سے پیدا نہیں ہوتی بلکہ محض خدا تعالیٰ کی طرف سے پیدا ہوتی ہے اور اگر پیدا ہو جائے تو خدا تعالیٰ کے اذن سے وہ اثر دکھاتی ہے کہ قریب ہے کہ اس سے مُردہ زندہ ہو جائے۔ غرض اس کے لئے اقبال علی اللہ کی حالت میسر آ گئی اور جب وہ توجہ انتہا تک پہنچ گئی اور درد نے اپنا پورا تسلّط میرے دل پر کر لیا تب اس بیمار پر جو درحقیقت مردہ تھا اس توجہ کے آثار ظاہر ہونے شروع ہو گئے اور یا تو وہ پانی سے ڈرتا اور روشنی سے بھاگتا تھا اور یا یکدفعہ طبیعت نے صحت کی طرف رخ کیا اور اس نے کہا کہ اب مجھے پانی سے ڈر نہیں آتا۔ تب اس کو پانی دیا گیا تو اس نے بغیر کسی خوف کے پی لیا بلکہ پانی سے وضو کر کے نماز بھی پڑھ لی۔ اور تمام رات سوتا رہا اور خوفناک اور وحشیانہ حالت جاتی رہی۔ یہاں تک کہ چند روز تک بکلّی صحت یاب ہو گیا"۔ اور یہ واقعہ نہ اس سے پہلے کبھی ہوا نہ بعد میں۔ کیونکہ ایک دفعہ جب اثر ہو جائے تو بہر حال ڈاکٹر یہی کہتے ہیں کہ اس کا کوئی علاج نہیں۔

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکیؓ ابن میاں کرم الدین صاحب سکنہ راجیکی ضلع گجرات بیان فرماتے ہیں کہ:-

حافظ آباد کے علاقہ میں ایک گاؤں ہے۔ وہاں ایک شخص الٰہی بخش رہا کرتا تھا۔ اسے ایک دفعہ بعض احمدیوں نے قادیان لانے کے لئے تیار کیا۔ وہ تیار ہو گیا۔ بٹالہ اترنے سے پہلے اسے بخار آ گیا۔ بخار کی حالت میں ہی وہ بٹالہ سٹیشن پر اترا۔ آگے مولوی محمد حسین بٹالوی ملا۔ اس نے دیکھا کہ یہ شخص بخار کی حالت میں قادیان جا رہا ہے۔ اس نے اس کے دل میں وسوسہ ڈالا کہ اگر مرزا صاحب سچے ہوتے تو تجھے رستہ میں ہی بخار نہ ہو جاتا اور کہا کہ وہاں تو دکانداری ہے، وہاں ہرگز مت جانا۔ مگر اُس نے کہا ایک دفعہ تو ضرور جاؤں گا۔ چنانچہ وہ قادیان آیا۔ حضرت اقدس کی مجلس میں بیٹھا ہی تھا کہ حضور نے فرمایا۔ ہمارے بعض مخالف یہ بھی کہتے ہیں کہ یہاں دکانداری ہے۔ بیشک یہ دکان ہے مگر یہاں سے خدا اور اس کے رسول کا سودا ملتا ہے۔ یہ بات سن کر اس کی آنکھیں کھل گئیں اور اس کا ایمان تازہ ہوا اور معاً تیز بخار بھی اتر گیا۔

(رجسٹر روایات نمبر ۱۲۔ صفحہ ۱۴۰)

اب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک الہام کا ذکر کرتا ہوں۔ ۱۸۸۳ء کا الہام ہے:

"یَاعَبْدَالْقَادِرِ اِنِّی مَعَکَ اَسْمَعُ وَاَرٰی"۔ اے عبدالقادر مَیں تیرے ساتھ ہوں، سنتا ہوں اور دیکھتا ہوں۔ (براہین احمدیہ ہرچہار حصص روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۶۱۳۔ ترجمہ از صفحہ ۶۱۴ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

"مَیں اپنے ذاتی تجربہ سے بھی دیکھ رہا ہوں کہ دعاؤں کی تاثیر آب و آتش کی تاثیر سے بڑھ کر ہے بلکہ اسباب طبعیہ کے سلسلہ میں کوئی چیز ایسی عظیم التاثیر نہیں جیسی کہ دعا ہے"۔

(برکات الدعا۔ روحانی خزائن جلد ۶۔ صفحہ ۱۱)

پھر آپؑ فرماتے ہیں: "دعا میں خدا تعالیٰ نے بڑی قوتیں رکھی ہیں۔ خدا نے مجھے بار بار الہامات کے ذریعہ یہی فرمایا ہے کہ جو کچھ ہوگا دعا کے ذریعہ سے ہوگا"۔

(سیرت مسیح موعودؑ از یعقوب علی عرفانی صاحبؓ۔ صفحہ ۵۱۸)

عہد خلافتِ خامسہ کی پہلی بابرکت مالی تحریک

......"طاہر فاؤنڈیشن فنڈ"......

مسلم ٹیلیویژن احمدیہ انٹرنیشنل کی Live نشریات سے احباب جماعت احمدیہ بھارت کو علم ہو چکا ہوگا کہ سیدنا و امامنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 37 ویں جلسہ سالانہ برطانیہ کے تیسرے اجلاس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے بصیرت افروز خطبات و خطابات پُر معارف مجالس علم و عرفان اور بیش بہا تحریرات و ارشادات کی مختلف زبانوں میں شایان شان طریق پر تدوین و اشاعت، عہد خلافت رابعہ میں جاری ہونے والے تمام بابرکت تحریکات کے احیاء نو اور اکناف عالم پر محیط حضور رحمہ اللہ کے عظیم الشان کارہائے نمایاں کو زندہ جاوید بنانے کی غرض سے ایک انتہائی اہم اور وسیع منصوبہ کا اعلان فرمایا ہے۔ اور اس مہتم بالشان منصوبہ کی تکمیل کیلئے "طاہر فاؤنڈیشن فنڈ" کے نام سے اپنے بابرکت عہدِ خلافت کی پہلی مبارک مالی تحریک فرمائی ہے جو بلاشبہ حضور رحمہ اللہ کے وجود باجود سے بے پناہ محبت و عقیدت رکھنے کی وجہ سے ہر فرد جماعت کی دلی خواہش اور تڑپ کی آئینہ دار ہے۔ قادیان میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی زبان مبارک سے اس بابرکت تحریک کا اعلان سننے کے ساتھ ہی اس پر پورے جوش و خروش کے ساتھ عمل درآمد شروع ہو چکا ہے اور اس کے لئے دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ میں "طاہر فاؤنڈیشن فنڈ" کے نام سے باقاعدہ ایک امانت بھی کھولی جا چکی ہے نظارت بیت المال آمد عہد خلافت خامسہ کی اس پہلی بابرکت مالی تحریک میں بھارت کی دیگر تمام جماعتوں کے مخلص اور صاحب استطاعت احباب و مستورات سے بھی اسی مومنانہ شان کے ساتھ والہانہ عملی مظاہرہ کی توقع رکھتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہر فرد جماعت کو اس بابرکت مالی تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے اور اس کے نتیجہ میں ہمیں اپنے بے پایاں فضلوں، رحمتوں اور برکتوں کا وارث کرے۔ آمین۔

(ناظر بیت المال آمد قادیان)

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ بھارت

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ بھارت مورخہ 11-12 اور 13/اکتوبر کو مرکز احمدیت قادیان میں منعقد ہو رہا ہے۔ تفصیلی پروگرام قبل ازیں جملہ قائدین مجالس کو سرکلر کر دیا گیا ہے۔ اور مشکوٰۃ کے اگست کے شمارہ میں شائع بھی کر دیا گیا ہے۔

مجالس ابھی سے اس بابرکت اجتماع میں شرکت کیلئے اور اس موقعہ پر منعقد ہونے والے علمی و ورزشی مقابلہ جات میں حصہ لینے کیلئے بھرپور تیاری شروع کر دیں۔ جملہ صوبائی/مقامی قائدین و عہدیداران مجالس سے توقع کی جاتی ہے کہ اپنی اپنی مجالس میں بھرپور کوشش کریں گے کہ اس تاریخی اجتماع میں مجالس کی سو فیصد نمائندگی ہو۔ کوئی بھی مجلس نمائندگی سے محروم نہ ہو۔

(صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

26واں سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ بھارت

تمام اراکین مجلس انصار اللہ بھارت کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 26 ویں سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ بھارت کی مورخہ 9.8 اکتوبر 2003 بروز بدھ اور جمعرات منعقد کئے جانے کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ زیادہ سے زیادہ اراکین اس اجتماع میں شرکت کیلئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں نیز اس اجتماع کے ہر جہت سے کامیاب ہونے کیلئے دعا کرتے رہیں۔

ناظمین زعماء کرام امراء و صدر صاحبان سے درخواست ہے کہ اپنی مجلس سے زیادہ سے زیادہ انصار کی شمولیت کیلئے کوشش فرمائیں۔

(صدر مجلس انصار اللہ بھارت)

وفات مسیح ناصری علیہ السلام کے بارہ میں

قسط:1

حضرت امام الزمان علیہ السلام کے چند دلنشین ارشادات

بانئ جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدئ معہود علیہ السلام نے حضرت ابن مریم علیہ السلام کی وفات کا مسئلہ ناقابلِ تردید عقلی و نقلی دلائل سے ثابت فرمادیا ہے۔ چنانچہ وہی علماء جو محض اس عقیدہ کی بناء پر کفر کے فتوے دیا کرتے تھے، اِن دلائل سے عاجز آکر اب یہ کہنے پر مجبور ہو گئے ہیں کہ حضرت عیسیٰ کی حیات یا وفات کے مسئلہ کا ہمارے ایمانیات سے کوئی تعلق نہیں ہے۔!!!

تاہم اب بھی بعض ناواقف مولوی اور عام مسلمان حیات مسیح کے غلط عقیدہ پر قائم رہتے ہوئے حضرت عیسیٰؑ کے بجسم عنصری زندہ آسمان سے نازل ہونے کے انتظار میں اپنی عمریں ضائع کر رہے ہیں۔

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ السلام نے جہاں اپنی کتب میں بے شمار جگہوں پر عقلی و نقلی دلائل درج فرمائے ہیں وہاں اپنی پاک مجالس میں بھی مختلف مواقع پر نہایت آسان اور مؤثر انداز میں اس مسئلہ پر روشنی ڈالی ہے۔ چنانچہ ذیل میں آپ کے ملفوظات میں سے چند اقتباسات درج کئے جا رہے ہیں۔ احمدی احباب کو اس سے استفادہ کرتے ہوئے اپنے زیر تبلیغ احباب کو بھی ان سے آگاہ کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے مسلمان بھائیوں کو اس بنیادی مسئلہ کی حقیقت کے سمجھنے اور پھر مثیل مسیح ابن مریم امام الزمان حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو ماننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ذیل کے اقتباسات ملفوظات جلد نمبر ۸ سے لئے گئے ہیں۔ (ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

29 اکتوبر 1905ء بمقام دہلی (بعد نماز ظہر)

چند مولویوں کو حضرت اقدس علیہ السلام نے ایک تحریر لکھ کر دی کہ آپ کیوں مسیحؑ کی وفات کے قائل ہیں؟ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وہ تحریر درج ذیل کی جاتی ہے:۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

وجہ مفصلہ ذیل ہیں جن کی رُو سے میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو فوت شدہ قرار دیتا ہوں۔

(۱) قرآن شریف میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت یہ آیات ہیں۔ یٰعِیْسٰۤی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ۔ فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ. ان آیات کے معنی صحیح بخاری کتاب التفسیر میں موت لکھے ہیں جیسا کہ اس میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے لکھا ہے مُتَوَفِّیْکَ مُمِیْتُکَ اور پھر تظاہر آیات کیلئے فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ کا اس جگہ ذکر کیا ہے اور نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قول بھی ذکر کیا ہے کہ میں قیامت کے دن یہی عرض کروں گا کہ یہ لوگ میری وفات کے بعد بگڑے ہیں جیسا کہ لکھا ہے کما قال العبد الصالح۔ الخ

(۲) دوسری دلیل توفی کے ان معنوں پر جو اُوپر ذکر کئے گئے ہیں، لغت عرب کی کتابیں ہیں۔ میں نے جہانتک ممکن تھا قریباً تمام شائع شدہ کتابیں لغت کی دیکھی ہیں جیسے قاموس۔ تاج العروس۔ صراح۔ صحاح جوہری۔ لسان العرب اور وہ کتابیں جو حال میں بیروت میں تالیف کرکے عیسائیوں نے شائع کی ہیں۔ ان تمام کتابوں سے مجھے معلوم ہوا ہے کہ محاورہ عرب اسی طرح پر ہے کہ جب کسی جملہ میں خدا تعالیٰ فاعل ہو اور کوئی علم انسان مفعول بہ ہو جیسا کہ تَوَفَّی اللّٰہُ زَیْدًا۔ تو ایسی صورت میں بجز اماتت اور قبض روح اور کوئی معنے نہیں ہوتے۔ اور جو شخص اس سے انکار کرے اس پر لازم ہے کہ اس کے برخلاف لغت کی کتابوں سے کوئی نظیر مخالف پیش کرے۔

(۳) میں نے بہت محنت اور کوشش سے جہاں تک میرے لئے ممکن تھا۔ صحاح ستہ وغیرہ حدیث کی کتابیں غور سے دیکھی ہیں اور میں نے کسی ایک جگہ پر بھی توفیؔ کے معنے بجز وفات دینے کے حدیث میں نہیں پائے بلکہ تین سو کے قریب ایسی جگہ پائی ہیں جہاں ہر جگہ موت دینے کے ہی معنے ہیں۔

(۴) میں نے جہاں تک میرے لئے ممکن تھا، عرب کے مختلف دیوان بھی دیکھے ہیں مگر نہ میں نے جاہلیت کے زمانہ کے شعراء اور نہ اسلام کے زمانہ کے مستند شعراء کے کلام میں کوئی ایسا فقرہ پایا ہے کہ ایسی صورت میں جو اُوپر بیان کی گئی ہے۔ بجز وفات دینے کے کوئی اور معنے ہوں۔

(۵) شاہ ولی اللہ صاحب کی الفوز الکبیر میں بھی یہی لکھا ہے کہ متوفیک ممیتک اور میں جانتا ہوں کہ شاہ ولی اللہ صاحب بڑے پایہ کے محدّث اور فقیہ اور عالم فاضل تھے۔

(۶) حدیث معراج جو بخاری میں موجود ہے اس سے پایا جاتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کی رات میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو فوت شدہ انبیاء میں دیکھا تھا۔ پس اس جگہ دو شہادتیں ہیں۔ ایک خدا تعالیٰ کی شہادت قرآن شریف میں۔ دوسری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت لیلۃ المعراج میں۔

(۷) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جیسا کہ کنز العمال وطبرانی اور کتاب ماثبت بالسّنۃ میں شیخ عبد الحق وغیرہ نے لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ کی عمر ایک سو پچیس برس کی تھی اور ایک روایت میں ایک سو بیس برس بھی ہے اور ہزاروں برس کی عمر کسی جگہ نہیں لکھی۔

(۸) جو صحابہ رضی اللہ عنہم کا اجماع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ہوا وہ بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات پر دلیل قاطع ہے جو اس آیت کی رُو سے اجماع تھا مَامُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ.

(۹) ماسوائے اس کے خدا تعالیٰ نے اپنی وحی قطعی صحیح سے بار بار میرے پر ظاہر کر دیا ہے کہ حضرت عیسیٰ وفات پاگئے اور اپنے کھلے کھلے نشانوں سے میری سچائی ظاہر فرمائی ہے۔ اسی طرح اور بہت سے دلائل ہیں مگر اسی قدر کافی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت قرآن شریف اور حدیث اور اجماع صحابہؓ سے ثابت ہے۔ اور سورہ نور سے ثابت ہے کہ اس اُمت کے کل خلفاء اسی اُمت میں سے آئیں گے اور صحیح بخاری سے ثابت ہے کہ آنے والا عیسیٰ اسی اُمت میں سے ہوگا جیسا کہ لکھا ہے کہ اِمَامُکُمْ مِنْکُمْ بلکہ صحیح بخاری میں پہلے مسیح کا اور حلیہ لکھا ہے اور آنے والے مسیح کا اور حلیہ لکھا ہے ماسوائے اس کے میرا آنا بے وقت نہیں۔ صدی جس کے سر پر آنا تھا 23 برس اس میں سے گذر گئے کسوف و خسوف بھی رمضان میں ہو گیا۔ طاعون بھی پیدا ہو گئی۔ ایک نئی سواری یعنی ریل بھی پیدا ہو گئی اور خدا تعالیٰ نے دس ہزار سے زیادہ نشان میرے ہاتھ پر ظاہر فرمائے ہیں اور ہر ایک عقلمند سمجھ سکتا ہے کہ اسلام کی زندگی حضرت عیسیٰؑ کی موت میں ہے۔ اگر آج یہ امر عیسائیوں پر ثابت ہو کہ حضرت عیسیٰؑ فوت ہو گئے تو وہ سب کے سب عیسائی مذہب کو ترک کر دیں والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ۔

مرزا غلام احمد عفی اللہ عنہ

۲۹/اکتوبر ۱۹۰۵ء

(بدر جلد ۱ نمبر ۳۳ صفحہ ۴ مورخہ ۶/ نومبر ۱۹۰۵ء) (ملفوظات جلد نمبر ۸ صفحہ ۲۱۰ تا ۲۱۳۔ روحانی خزائن ۱۰ جلدوں کا سیٹ)

27 اکتوبر 1905 بمقام دہلی

فرمایا اب ان لوگوں کے تقویٰ کے حال کو دیکھنا چاہئے۔ میں ان کے سامنے آیا۔ میرا دعویٰ مسیح موعود ہونے کا ہے۔ کیا انہوں نے میرے معاملہ میں تدبّر کیا؟ کیا انہوں نے میری کتب کا مطالعہ کیا؟ کیا یہ میرے پاس آئے؟ کہ مجھ سے سمجھ لیں۔ صرف لوگوں کے کہنے کہلانے سے بے ایمان دجّال اور کافر مجھے کہنا شروع کیا اور کہا کہ یہ واجب القتل ہے۔ بغیر تحقیقات کے انہوں نے یہ سب کارروائی کی اور دلیری کے ساتھ اپنا منہ کھولا۔ مناسب تھا کہ میرے مقابلہ میں یہ لوگ کوئی حدیث پیش کرتے۔ میرا مذہب ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ذرا ادھر ادھر جانا بے ایمانی میں پڑنا ہے لیکن کیا اس کی پہلے کوئی نظیر دنیا میں موجود ہے کہ ایک شخص ۲۵ سال سے خدا پر افترا کرتا ہے اور خدا تعالیٰ ہر روز اس کی تائید اور نصرت کرتا ہے۔ وہ اکیلا تھا اور خدا تعالیٰ نے تین لاکھ آدمی اس کے ساتھ شامل کر دیا۔ کیا تقویٰ کا حق ہے کہ اس کے مخالف بے ہودہ شور مچایا جاوے اور اس کے معاملہ میں کوئی تحقیقات نہ کی جاوے۔ وفات مسیح پر قرآن ہمارے ساتھ ہے۔ معراج والی حدیث ہمارے ساتھ ہے۔ صحابہؓ کا اجماع ہمارے ساتھ ہے کیا وجہ ہے کہ تم حضرت عیسیٰؑ کو وہ خصوصیت دیتے ہو جو دوسرے کے لئے نہیں۔ مجھے ایک بزرگ کی بات بہت ہی پیاری لگتی ہے اس نے لکھا ہے کہ اگر دنیا میں کسی کی زندگی کا میں قائل ہوتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا قائل ہوتا۔ دوسرے کی زندگی سے ہم کو کیا فائدہ؟ تقویٰ سے کام لو۔ ضد اچھی نہیں۔

دیکھو۔ پادری لوگ گلی اور کوچوں اور بازاروں میں یہی کہتے پھرتے ہیں کہ ہمارا یسوع زندہ ہے اور تمہارا رسول مر چکا ہے۔ اس کا جواب تم ان کو کیا دے سکتے ہو؟ یہ زمانہ تو اسلام کی ترقی کا زمانہ ہے۔ کسوف خسوف بھی پیشگوئی کے مطابق ہو چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسلام کی ترقی کے واسطے وہ پہلو اختیار کیا ہے جس کے سامنے کوئی بول نہیں سکتا۔ سو چوانیس سو سال تک مسیحؑ کو زندہ ماننے کا کیا نتیجہ ہوا؟ یہی کہ چالیس کروڑ عیسائی ہو گئے۔ اب دوسرے پہلو کو بھی چند سال کے واسطے آزماؤ اور دیکھو کہ اس کا کیا نتیجہ ہوتا ہے۔ کسی عیسائی سے پوچھو کہ اگر یسوع مسیح کی وفات کو تسلیم کر لیا

جائے تو کیا پھر بھی کوئی عیسائی دنیا میں رہ سکتا ہے۔ تمہارا یہ طیش اور یہ غضب مجھ پر کیوں ہے؟ کیا اسی واسطے کہ میں اسلام کی فتح چاہتا ہوں۔ یاد رکھو کہ تمہاری مخالفت میرا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتی۔ میں اکیلا تھا۔ خدا تعالیٰ کے وعدے کے موافق کئی لاکھ آدمی میرے ساتھ ہوگئے اور دن بدن ترقی ہو رہی ہے۔...... اے مسلمانو! سوچو۔ اس میں تمہارا کیا حرج ہے کہ عیسیٰ فوت ہو گیا۔ کیا تمہارا پیارا نبی فوت نہیں ہو گیا؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے نام پر تمہیں غصہ نہیں آتا۔ عیسیٰؑ کی وفات کا نام سنکر تمہیں کیوں غصہ آتا ہے۔ (ایضاً صفحہ ۲۰۲ تا ۲۰۵)

مسیح موعود کو ماننا کیوں ضروری ہے

چند مولوی اور طلباء آئے۔ حضرت کی خدمت میں عرض کیا کہ ہم نمازیں پڑھتے ہیں روزے رکھتے ہیں۔ قرآن اور رسول کو مانتے ہیں۔ آپ کو ماننے کی کیا ضرورت ہے؟ اس پر حضرت اقدس نے فرمایا:۔

انسان جو کچھ اللہ تعالیٰ کے حکم کی مخالفت کرتا ہے وہ سب موجب معصیت ہو جاتا ہے۔ ایک ادنیٰ سپاہی سرکار کی طرف سے کوئی پروانہ لیکر آتا ہے تو اس کی بات نہ ماننے والا مجرم قرار دیا جاتا ہے اور سزا پاتا ہے۔ مجازی حکام کا یہ حال ہے تو احکم الحاکمین کی طرف سے آنیوالے کی بے عزتی اور بے قدری کرنا کس قدر عدول حکمی اللہ تعالیٰ کی ہے۔ خدا تعالیٰ غیور ہے۔ اس نے مصلحت کے مطابق عین ضرورت کے وقت بگڑی ہوئی صدی کے سر پر ایک آدمی بھیجا تاکہ وہ لوگوں کو ہدایت کی طرف بلائے۔ اس کے تمام مصالح کو پاؤں کے نیچے کچلنا ایک بڑا گناہ ہے کیا یہودی لوگ نمازیں نہیں پڑھا کرتے تھے؟ بمبئی کے ایک یہودی نے ہم کو لکھا کہ ہمارا خدا وہی ہے جو مسلمانوں کا خدا ہے اور قرآن شریف میں جو صفات بیان ہیں وہی صفات ہم بھی مانتے ہیں۔ تیرہ سو برس سے اب تک ان یہودیوں کا وہی عقیدہ چلا آتا ہے مگر باوجود اس عقیدہ کے انکو سور اور بندر کہا گیا صرف اس واسطے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ مانا۔ انسان کی عقل خدا تعالیٰ کی مصلحت سے نہیں مل سکتی۔ آدمی کیا چیز ہے جو مصلحتِ الٰہی سے بڑھ کر سمجھ رکھنے کا دعویٰ کرے۔ خدا تعالیٰ کی مصلحت اس وقت بدیہی اور اجلیٰ ہے۔ اسلام میں سے پہلے ایک شخص بھی مرتد ہو جاتا تھا تو ایک شور برپا ہو جاتا تھا۔ اب اسلام کو ایسا پاؤں کے نیچے کچلا گیا ہے کہ ایک لاکھ مرتد موجود ہے۔ اسلام جیسے مقدس مطہر مذہب پر اس قدر حملے کئے گئے ہیں کہ ہزاروں لاکھوں کتابیں آنحضرت صلی اللہ علیہ کو گالیوں سے بھری ہوئی شائع کی جاتی ہیں۔ بعض رسالے کئی کروڑ تک چھپتے ہیں۔ اسلام کے برخلاف جو کچھ شائع ہوتا ہے اگر سب کو ایک جگہ جمع کیا جائے تو ایک بڑا پہاڑ بنتا ہے۔ مسلمانوں کا یہ حال ہے کہ گویا ان میں جان ہی نہیں اور سب کے سب مر ہی گئے ہیں۔ اس وقت اگر خدا تعالیٰ بھی خاموش رہے تو پھر کیا حال ہو گا خدا کا ایک حملہ انسان کے ہزار حملہ سے بڑھ کر ہے اور وہ ایسا ہے کہ اس سے دین کا بول بالا ہو جائے گا۔ عیسائیوں نے انیس سو سال سے شور مچا رکھا ہے کہ عیسیٰ خدا ہے اور ان کا دین اب تک بڑھتا چلا گیا اور مسلمان ان کو اور بھی مدد دے رہے ہیں۔ عیسائیوں کے ہاتھ میں بڑا حربہ یہی ہے کہ مسیح زندہ ہے اور تمہارے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوگئے۔ لاہور میں لارڈ بشپ نے ایک بھاری مجمع میں یہی بات پیش کی۔ کوئی مسلمان اس کا جواب نہ دے سکا۔ مگر ہماری جماعت میں سے مفتی محمد صادق صاحب جو یہ موجود ہیں اُٹھے اور انہوں نے قرآن شریف۔ حدیث، تاریخ، انجیل وغیرہ سے ثابت کیا کہ حضرت عیسیٰ فوت ہو چکے اور ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں کیونکہ آپ سے فیض حاصل کر کے کرامت اور خوارق دکھانے والے ہمیشہ موجود رہے۔ تب اس کا جواب وہ کچھ نہ دے سکا۔ اب خیال کرو کہ عیسیٰؑ کو زندہ ماننے کا کیا نتیجہ ہے اور دوسرے انبیاء کی مانند وفات یافتہ ماننے کا کیا نتیجہ ہے ذرا چار دن فوت شدہ مان کر اس کا نتیجہ بھی تو دیکھ لیں۔ میں نے ایک دفعہ لدھیانہ میں عیسائیوں کو اشتہار دیا تھا کہ تمہارا ہمارا بہت اختلاف نہیں۔ تھوڑی سی بات ہے یہ کہ تم مان لو کہ عیسیٰ فوت ہوگئے اور آسمان پر نہیں گئے تمہارا اس میں کیا حرج ہے؟ اس پر وہ بہت جھنجھلائے اور کہنے لگے کہ اگر ہم یہ مان لیں کہ عیسیٰ مر گیا اور آسمان پر نہیں گیا تو آج دنیا میں ایک بھی عیسائی نہیں رہتا۔

دیکھو۔ خدا تعالیٰ علیم و حکیم ہے۔ اس نے ایسا پہلو اختیار کیا ہے جس سے دشمن تباہ ہو جائے۔ مسلمان اس معاملہ میں کیوں اڑتے ہیں۔ کیا عیسیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل تھا؟ اگر میرے ساتھ خصومت ہے تو اس میں حد سے نہ بڑھو اور وہ کام نہ کرو جو دین اسلام کو نقصان پہنچائے۔ خدا تعالیٰ ناقص پہلو اختیار نہیں کرتا اور بجز اس پہلو کے تم کسر صلیب نہیں کر سکتے۔

...... میں نے کوئی بات قال اللہ اور قال الرسول کے برخلاف نہیں کی۔ اگر قرآن اور حدیث میں جسم عنصری کا لفظ آیا ہوتا تو اس کا منکر کافر اور ملعون ہوتا مگر اصل حقیقت خدا تعالیٰ نے بذریعہ الہام کے مجھ پر ظاہر کر دی اور قرآن اور حدیث اور اجماعِ صحابہؓ اس کی تائید میں ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات صحابہؓ کے واسطے ایک بڑا صدمہ تھا۔ ۶۲ یا ۶۳ سال کوئی بڑی عمر نہیں۔ صحابہؓ کو اگر یہ کہا جاتا کہ عیسیٰؑ تو زندہ ہے مگر ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے تو اُن کے واسطے ایک پشت شکن صدمہ تھا۔ اسی واسطے حضرت ابو بکرؓ نے سب کو اکٹھا کر کے وعظ کیا اور ان کو سمجھایا کہ سب نبی مر گئے۔ کوئی بھی زندہ نہیں۔ اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوگئے صحابہؓ ایک عشق اور محبت کی حالت رکھتے تھے۔ وفات مسیح کے بغیر دوسرا پہلو وہ ہرگز مان نہ سکتے تھے۔ اسلام کبھی ایسا عقیدہ پیش نہیں کر سکتا۔ جو آنحضرت افضل الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک کرنے والا ہو۔ کوئی ہمیں برا یا بھلا کہے ہم تو اپنا کام کرتے چلے جائیں گے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ اسلام کی فتح اسی میں ہے۔ اگر ہم عیسائیوں کے ہاں میں ہاں ملا دیں تو ہم ان کو کیونکر زیر کر سکتے ہیں۔ ہمارے مخالف مرنے کے بعد یقیناً سمجھ لیں گے کہ وہ اسلام کے دوست نہیں بلکہ دشمن ہیں۔ عادت بھی ایک بت ہوتا ہے اور یہ لوگ اس بت کی پرستش کر رہے ہیں۔

(ایضاً صفحہ ۱۷۳ تا ۱۷۷)

4 نومبر 1905ء کو لدھیانہ میں خطاب کرتے ہوئے فرمایا:۔

مسلمانوں کو چاہیئے کہ جو انوار و برکات اس وقت آسمان سے اُتر رہے ہیں وہ ان کی قدر کریں اور اللہ تعالیٰ کا شکر کریں کہ وقت پر ان کی دستگیری ہوئی اور خدا تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے موافق اس مصیبت کے وقت اُن کی نصرت فرمائی۔ لیکن اگر وہ خدا تعالیٰ کی اس نعمت کی قدر نہ کریں گے تو خدا تعالیٰ ان کی کچھ پروا نہ کرے گا وہ اپنا کام کر کے رہے گا۔ مگر ان پر افسوس ہو گا۔

میں بڑے زور سے اور پورے یقین اور بصیرت سے کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ دوسرے مذاہب کو مٹا دے اور اسلام کو غلبہ اور قوت دے۔ اب کوئی ہاتھ اور طاقت نہیں جو خدا تعالیٰ کے اس ارادہ کا مقابلہ کرے۔ وہ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ ہے۔ مسلمانو! یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعہ تمہیں یہ خبر دے دی ہے اور میں نے اپنا پیام پہنچا دیا ہے۔ اب اس کو سننا نہ سننا تمہارے اختیار میں ہے یہ سچی بات ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پا چکے ہیں اور میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جو موعود آنے والا تھا وہ میں ہی ہوں۔ اور یہ بھی پکی بات ہے کہ اسلام کی زندگی عیسیٰ کے مرنے میں ہے۔

اگر اس مسئلہ پر غور کرو گے تو تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ یہی مسئلہ ہے جو عیسائی مذہب کا خاتمہ کر دینے والا ہے۔ یہ عیسائی مذہب کا بہت بڑا شہتیر ہے اور اسی پر اس مذہب کی عمارت قائم کی گئی ہے اسے گرنے دو۔ یہ معاملہ بڑی صفائی سے طے ہو جاتا اگر میرے مخالف خدا ترسی اور تقویٰ سے کام لیتے۔ مگر ایک کا نام لو جو درندگی چھوڑ کر میرے پاس آیا ہو اور اُس نے اپنی تسلی چاہی ہو۔ ان کا تو یہ حال ہے کہ میرا نام لیتے ہی اُن کے منہ سے جھاگ گرنی شروع ہو جاتی ہے اور وہ گالیاں دینے لگتے ہیں۔ بھلا اس طرح پر بھی کوئی شخص حق کو پا سکتا ہے۔

میں تو قرآن شریف کے نصوص صریحہ کو پیش کرتا ہوں اور حدیث پیش کرتا ہوں اجماعِ صحابہؓ پیش کرتا ہوں۔ مگر وہ ہیں کہ ان باتوں کو سنتے نہیں اور کافر کافر دجال دجال کہہ کر شور مچاتے ہیں۔

میں صاف طور پر کہتا ہوں کہ قرآن شریف سے تم ثابت کرو کہ مسیح زندہ آسمان پر چلا گیا ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رؤیت کیخلاف کوئی امر پیش کرو اور یا ابو بکر رضی اللہ عنہ کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر جو پہلا اجماع ہوا۔ اس کے خلاف دکھاؤ تو جواب نہیں ملتا۔ پھر بعض لوگ شور مچاتے ہیں کہ اگر آنے والا وہی مسیح ابن مریم اسرائیلی نبی نہ تھا تو آنے والے کا یہ نام کیوں رکھا؟ میں کہتا ہوں کہ یہ اعتراض کیسی نادانی کا اعتراض ہے۔ تعجب کی بات ہے کہ اعتراض کرنے والے اپنے لڑکوں کا نام تو موسیٰ، عیسیٰ، داؤد، احمد، ابراہیم۔ اسماعیل رکھ لینے کے مجاز ہوں۔ اور اگر اللہ تعالیٰ کسی کا نام عیسیٰ رکھ دے تو اس پر اعتراض۔

غور طلب بات تو اس مقام پر یہ تھی کہ کیا آنے والا اپنے ساتھ نشانات رکھتا ہے یا نہیں؟ اگر وہ ان نشانات کو پاتے تو انکار کے لئے جرأت نہ کرتے۔ مگر انہوں نے نشانات اور تائیدات کی تو پروا نہ کی اور دعویٰ سنتے ہی کہدیا انت کافر۔

یہ قاعدہ کی بات ہے کہ انبیاء علیہم السلام اور خدا تعالیٰ کے مامورین کی شناخت کا ذریعہ اُن کے معجزات اور نشانات ہوتے ہیں۔ جیسا کہ گورنمنٹ کی طرف سے کوئی شخص اگر حاکم مقرر کیا جاوے تو اس کو نشان دیا جاتا ہے۔ اسی طرح پر خدا تعالیٰ کے مامورین کی شناخت کیلئے بھی نشانات ہوتے ہیں اور میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے میری تائید میں نہ ایک نہ دو نہ دو سو بلکہ لاکھوں نشانات ظاہر کئے اور وہ نشانات ایسے نہیں ہیں کہ کوئی انہیں جانتا نہیں۔ بلکہ لاکھوں اُن کے گواہ ہیں اور میں کہہ سکتا ہوں کہ اس جلسہ میں بھی صدہا ان کے گواہ موجود ہوں گے۔ آسمان سے میرے لئے نشان ظاہر ہوئے ہیں۔ زمین سے بھی ظاہر ہوئے۔

وہ نشانات جو میرے دعویٰ کے ساتھ مخصوص تھے اور جن کی قبل از وقت اور نبیوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ خبر دی گئی تھی وہ بھی پورے ہوگئے مثلاً ان میں سے ایک کسوف و خسوف کا ہی نشان ہے جو تم سب نے دیکھا۔ یہ صحیح حدیث میں خبر دی گئی تھی کہ مہدی اور مسیح کے وقت میں رمضان کے مہینے میں سورج اور چاند گرہن ہو گا۔ اب بتاؤ کیا یہ نشان پورا ہوا ہے یا نہیں؟ کوئی ہے جو یہ کہے کہ اس نے یہ نشان نہیں دیکھا؟ اور ایسا ہی یہ بھی خبر دی گئی

تھی کہ اس زمانہ میں طاعون پھیلے گی۔ یہاں تک شدید ہوگی کہ دس میں سے سات مر جاویں گے۔ اب بتاؤ کہ کیا طاعون کا نشان ظاہر ہوا یا نہیں؟ پھر یہ بھی لکھا تھا کہ اس وقت ایک نئی سواری ظاہر ہوگی جس سے اُونٹ بیکار ہو جائیں گے۔ کیا ریل کے اجراء سے یہ نشان پورا نہیں ہوا؟ میں کہاں تک شمار کروں۔ یہ بہت بڑا سلسلہ نشانات کا ہے۔ اب غور کرو کہ میں تو دعویٰ کرنے والا دجال اور کاذب قرار دیا گیا۔ پھر یہ کیا غضب ہوا کہ مجھ کاذب کیلئے ہی یہ سارے نشان پورے ہوگئے؟ اور پھر اگر کوئی آنے والا ہے تو اس کو کیا ملے گا؟ کچھ تو انصاف کرو اور خدا تعالیٰ سے ڈرو۔ کیا خدا تعالیٰ کسی جھوٹے کی بھی ایسی تائید کیا کرتا ہے؟ عجیب بات ہے کہ جو میرے مقابلہ پر آیا وہ ناکام اور نامراد رہا اور مجھے جس آفت اور مصیبت میں مخالفین نے ڈالا میں اس میں سے صحیح سلامت اور بامراد نکلا۔ پھر کوئی قسم کھا کر بتاوے کہ جھوٹوں کے ساتھ یہی معاملہ ہوا کرتا ہے؟

مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ان مخالف الرائے علماء کو کیا ہو گیا۔ وہ غور سے کیوں قرآن شریف اور احادیث کو نہیں پڑھتے۔ کیا انہیں معلوم نہیں کہ جس قدر اکابر امت کے گذرے ہیں وہ سب کے سب مسیح موعود کی آمد چودھویں صدی میں بتاتے رہے ہیں۔ اور تمام اہل کشوف کے کشف یہاں آکر ٹھہر جاتے ہیں۔ حجج الکرامہ میں صاف لکھا ہے کہ چودھویں صدی سے آگے نہیں جائے گا۔ یہی لوگ منبروں پر چڑھ چڑھ کر بیان کیا کرتے تھے کہ تیرھویں صدی سے تو جانوروں نے بھی پناہ مانگی ہے اور چودھویں صدی مبارک ہوگی مگر یہ کیا ہوا کہ وہ چودھویں صدی جس پر ایک موعود امام آنے والا تھا اس میں بجائے صادق کے کاذب آگیا۔ اور اس کی تائید میں ہزاروں لاکھوں نشان بھی ظاہر ہوگئے اور خدا تعالیٰ نے ہر میدان اور مقابلہ میں نصرت بھی اسی کی کی۔ ان باتوں کا ذرا سوچ کر جواب دو۔ یونہی منہ سے ایک بات نکال دینا آسان ہے مگر خدا تعالیٰ کے خوف سے بات نکالنا مشکل ہے۔

(ایضاً صفحہ ۲۵۶ تا ۲۵۹)

نیز فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ اسلام کو اپنے وعدہ کے موافق غالب کرے اس کے لئے بہر حال کوئی ذریعہ اور سبب ہوگا اور وہ یہی

موت مسیح کا حربہ ہے

اس حربہ سے صلیبی مذہب پر موت وارد ہوگی اور ان کی کمریں ٹوٹ جاویں گی۔ میں سچ کہتا ہوں کہ اب عیسائی غلطیوں کے دُور کرنے کیلئے اس سے بڑھ کر کیا سبب ہو سکتا ہے کہ مسیح کی وفات ثابت کی جاوے۔ اپنے گھروں میں اس امر پر غور کریں اور تنہائی میں بستروں پر لیٹ کر سوچیں۔ مخالفت کی حالت میں تو جوش آتا ہے سعید الفطرت آدمی پھر سوچ لیتا ہے۔ دہلی میں جب میں نے تقریر کی تھی تو سعید الفطرت انسانوں نے تسلیم کر لیا اور وہیں بول اُٹھے کہ بے شک حضرت عیسیٰؑ کا پرستش کا ستون ان کی زندگی ہے جب تک یہ نہ ٹوٹے اسلام کیلئے دروازہ نہیں کھلتا بلکہ عیسائیت کو اس سے مدد ملتی ہے۔

جو ان کی زندگی سے پیار کرتے ہیں انہیں سوچنا چاہئے کہ دو گواہوں کے ذریعہ سے پھانسی مل جاتی ہے مگر یہاں اس قدر شواہد موجود ہیں اور وہ بدستور انکار کرتے جاتے ہیں اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ یٰعِیْسٰۤی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ۔ اور پھر حضرت مسیحؑ کا اپنا اقرار اسی قرآن مجید میں موجود ہے فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ کُنْتَ اَنْتَ الرَّقِیْبَ عَلَیْھِمْ۔ اور توفی کے معنے موت بھی قرآن مجید ہی سے ثابت ہے کیونکہ یہی لفظ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی آیا ہے جیسا کہ فرمایا۔ وَاِمَّا نُرِیَنَّکَ بَعْضَ الَّذِیْ نَعِدُھُمْ اَوْ نَتَوَفَّیَنَّکَ۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فلما توفیتنی کہا ہے جس کے معنے موت ہی ہیں۔ اور ایسا ہی حضرت یوسفؑ اور دوسرے لوگوں کے لئے بھی یہی لفظ آیا ہے۔ پھر ایسی صورت میں اس کے کوئی اور معنے کیونکر ہو سکتے ہیں۔ یہ بڑی زبردست شہادت مسیح کی وفات پر ہے۔ اس کے علاوہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کی رات میں حضرت عیسیٰؑ کو مُردوں میں دیکھا، حدیث معراج کا تو کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ اسے کھول کر دیکھ لو کہ کیا اس میں حضرت عیسیٰؑ کا ذکر مردوں کے ساتھ آیا ہے یا کسی اور رنگ میں جیسے آپ نے حضرت ابراہیم اور موسیٰ اور دوسرے انبیاء علیہم السلام کو دیکھا اسی طرح حضرت عیسیٰؑ کو دیکھا۔ ان میں کوئی خصوصیت اور امتیاز نہ تھا۔ اس بات سے تو کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ حضرت موسیٰؑ اور حضرت ابراہیمؑ اور دوسرے انبیاء علیہم السلام وفات پا چکے ہیں اور قابض الارواح نے ان کو دوسرے عالم میں پہنچا دیا ہے۔ پھر ان میں ایک شخص زندہ بجسدہ العنصری کیسے چلا گیا؟ یہ شہادتیں تھوڑی نہیں ہیں۔ ایک سچے مسلمان کیلئے کافی ہیں۔

پھر دوسری احادیث میں حضرت عیسیٰؑ کی عمر ۱۲۰ یا ۱۲۵ برس کی قرار دی ہے ان سب امور پر ایک جائی نظر کرنے کے بعد یہ امر تقویٰ کے خلاف تھا کہ جھٹ پٹ یہ فیصلہ کر دیا جاتا کہ مسیح زندہ آسمان پر چلا گیا ہے اور پھر اس کی کوئی نظیر بھی نہیں۔ عقل بھی یہی تجویز کرتی تھی۔ مگر افسوس ان لوگوں نے ذرا بھی خیال نہ کیا اور خدا ترسی سے کام نہ لیکر فوراً مجھے دجال کہہ دیا۔ خیال کرنے کی بات ہے کہ کیا یہ تھوڑی سی بات تھی؟ افسوس

پھر جب کوئی عذر نہیں بن سکتا تو کہتے ہیں درمیانی زمانہ میں اجماع ہو چکا۔ میں کہتا ہوں کب؟ اصل اجماع تو صحابہؓ کا اجماع تھا۔ اگر اس کے بعد اجماع ہوا ہے تو اب ان مختلف فرقوں کو اکٹھا کر کے دکھاؤ۔ میں سچ کہتا ہوں کہ یہ بالکل غلط بات ہے مسیح کی زندگی پر کبھی اجماع نہیں ہوا۔ انہوں نے کتابوں کو نہیں پڑھا اور نہ انہیں معلوم ہو جاتا کہ صوفی موت کے قائل ہیں اور وہ ان کی دوبارہ آمد بروزی رنگ میں مانتے ہیں۔

غرض جیسے میں نے اللہ تعالیٰ کی حمد کی ہے ویسے ہی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتا ہوں کہ آپ ہی کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ کو قائم کیا ہے اور آپ ہی کے فیضان اور برکات کا نتیجہ ہے جو یہ نصرتیں ہو رہی ہیں۔ میں کھول کر کہتا ہوں اور یہی میرا عقیدہ اور مذہب ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع اور نقش قدم پر چلنے کے بغیر کوئی انسان کوئی روحانی فیض اور فضل حاصل نہیں کر سکتا۔

(لیکچر لدھیانہ (ایضاً صفحہ 231 تا 233)

احمدی ہونا محمدؐ سے وفا کرنا ہے

جو محمد کے سپاہی بھی ہیں شیدائی بھی
جن کی تہذیب محبت بھی ہے سچائی بھی
ان کو پھر گردش ایام سے کیا ڈرنا ہے

احمدی نام ہے شیطان کو ٹھکرانے کا
احمدی نام ہے ہر شرک سے ٹکرانے کا
اپنا سب کچھ اسی مالک پہ فدا کرنا ہے

عہد مہدی نبھانہ ہے تمہیں یاد رہے
اپنی جان دیکر بھی توحید کے گل دستہ سے
فرض تبلیغ تو ہر حال ادا کرنا ہے

نصرتیں دیکھی ہیں ہر بار خدا کی تم نے
کون فرعون یہاں چین سے جینے پایا
اپنا ہتھیار ہی دن رات دُعا کرنا ہے

نور و محمود کے ہر خواب کی تعبیر بنو
جس کو اخلاص سے دُنیا کو فتح کرنا ہے
خیمۂ کفر میں اک حشر بپا کرنا ہے

آؤ ہر گھر میں جلا آئیں محبت کے چراغ
دین حق دین محمد کی صداقت کے چراغ
ہر اندھیرے کو تجلی سے فناء کرنا ہے

اپنے رب کی جنہیں حاصل ہے بڑائی بھی
جن کے ہمراہ مسیحا بھی مسیحائی بھی
احمدی ہونا محمد سے وفا کرنا ہے

احمدی نام ہے نیکی سے سنور جانے کا
احمدی نام ہے اسلام پہ مر جانے کا
احمدی ہونا محمد سے وفا کرنا ہے

سوئی روحوں کو جگانا ہے تمہیں یاد رہے
سارے عالم کو سجانا ہے تمہیں یاد رہے
احمدی ہونا محمد سے وفا کرنا ہے

حسرتیں دیکھی ہیں بھٹو کی ضیاء کی تم نے
جب کبھی کانپتے ہونٹوں سے دُعا کی تم نے
احمدی ہونا محمد سے وفا کرنا ہے

پیارے ناصر کی تمناؤں کی تصویر بنو
دستِ طاہر میں وہی چمکتے شمشیر بنو
احمدی ہونا محمد سے وفا کرنا ہے

اپنے اللہ کی عظمت کے عقیدت کے چراغ
نور ہی نور لٹاتے ہوئے وحدت کے چراغ
احمدی ہونا محمد سے وفا کرنا ہے

(الحاج مجیب احمد خان آف عمان۔ عرب)

خصوصی درخواست دُعا

اسیران راہ مولا کیلئے

محض اعلائے کلمہ اور نماز روزہ واذان کی پابندی کی خاطر پاکستان کی جیلوں میں کئی اسیران راہ مولا ایک عرصہ سے قید ہیں۔ اور یہ سلسلہ بدستور جاری ہے۔ احباب جماعت ان اسیران راہ مولیٰ کی باعزت رہائی اور ان کے اہل وعیال کے بخیریت رہنے کیلئے دعائیں کرتے رہیں (ادارہ بدر)

ڈاکٹروں کی ضرورت ہے

مکرم سیکرٹری صاحب مجلس نصرت جہاں نے اطلاع دی ہے کہ افریقہ میں خدمات بجالانے کیلئے مخلص M.B.B.S اور B.D.S ڈاکٹر صاحبان کی ضرورت ہے۔ بھارت کے جو احمدی ڈاکٹر صاحبان رلیڈی ڈاکٹر اس سلسلہ میں خواہشمند ہوں وہ دفتر نظارت علیا سے وقف کے کاغذات حاصل کر کے پُر کر کے بھجوادیں تاکہ اگلی کارروائی کی جا سکے۔ (ناظر اعلیٰ قادیان)

معاندِ احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقًا

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔

تحریک وقف عارضی و تعلیم القرآن کے سلسلہ میں احباب جماعت کی ذمہ داریاں

مکرم محمد حمید کوثر صاحب ایڈیشنل ناظر
اصلاح وارشاد تعلیم القرآن وقف عارضی

احباب کو اخبار بدر مورخہ ۲۲ جولائی ۲۰۰۳ سے علم ہو چکا ہو گا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ ترحم و شفقت صدر انجمن احمدیہ قادیان میں ایک نظارت ''ایڈیشنل نظارت اصلاح وارشاد تعلیم القرآن و وقف عارضی'' کا قیام فرمایا ہے۔ اور اس کے سپرد مندرجہ ذیل ذمہ داریاں فرمائی ہیں:۔

۱۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق مبلغین اور معلمین کی کمی کو پورا کرنے کیلئے احباب جماعت خصوصاً قدیمی اور پورانی جماعتوں کے افراد کو یہ تحریک کرنا کہ وہ کم از کم دو ہفتے یا زیادہ سے زیادہ چھ ہفتے تک اپنے ایام وقف کر کے وقف عارضی پروگرام کے تحت نومبائعین اور پورانی جماعتوں میں قرآن مجید پڑھانے اور اُن کی تعلیم و تربیت کیلئے جائیں۔ ایسے واقفین کو اپنے اخراجات سفر اور عرصہ وقف عارضی کے دوران کھانے پینے کے اخراجات خود برداشت کرنے ہوں گے۔ (وقف عارضی کا پروگرام اور ہدایات اس مضمون میں دوسری جگہ ملاحظہ فرمائیں)

۲۔ نومبائعین اور قدیمی جماعتوں کے افراد کو قرآن مجید ناظرہ اور ترجمہ پڑھانے کی تحریک و انتظام کرنا اسی مذکورہ نظارت کے سپرد کیا گیا ہے۔

۳۔ صدر انجمن احمدیہ قادیان نے بذریعہ فیصلہ نمبر ۱۲۸ غ م مورخہ 13.7.03 اس نظارت پر یہ ذمہ داری بھی عائد فرمائی ہے کہ:

''احمدیہ ٹیلی ویژن (ایم ٹی اے) سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کے سلسلہ میں کاروائی کریں۔ زیادہ سے زیادہ استفادہ کے لئے احباب جماعت بھارت کو توجہ دلائیں۔''

احباب کرام!! حقیقت میں دین اسلام کی تبلیغ اپنی ذات میں ایک بہت بڑا کام ہے۔ لیکن اس کے بعد سب سے زیادہ اہم نومبائعین کو احمدیت و حقیقی اسلام کی تعلیمات کے مطابق ایسے تربیت یافتہ انسان بنانا ہے کہ وہ ایک سچے و حقیقی احمدی مسلم اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق اپنی زندگی گزارنے کے قابل ہو جائیں۔ وہ شہد کی مکھیوں کی طرح احمدیت حقیقی اسلام کے ایسے فعال و کارآمد جزو ورکن بن جائیں جن کی مثال قرآن کریم میں سورۃ النحل میں دی گئی ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ پیاری جماعت خلافت خامسہ کے بابرکت دور میں ایسا عسل و شہد تیار کرتی چلی جائے جو اُن کیلئے بھی اور بنی نوع انسان کیلئے بھی شفا و صحت کا باعث بنتا چلا جائے۔

یہ کام ناممکن نہیں البتہ مشکل ضرور ہے اور اس مشکل کے حل کیلئے ہمارے بزرگان نے ہمیں ''زبانِ عمل'' سے یہ نصیحت کی:

یہ عشق ووفا کے کھیت کبھی خوں سینچے بغیر نہ پنپیں گے
اس راہ میں جان کی کیا پرواہ ہے جاتی ہے اگر تو جانے دو
(کلام محمود صفحہ ۱۵۴)

حقیقت میں مذکورہ ''عظیم مقصد'' کے حصول کیلئے وقف زندگی (دائمی) یا وقف عارضی کی جو تحریکات سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کرام نے جاری فرمائیں ان کی بنیاد قرآن مجید اور سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث میں ملتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے نصیحت فرمائی۔

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ أُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَأُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ. (ال عمران: ۱۰۵)

اور چاہئے کہ تم میں ایک جماعت ہو وہ بھلائی کی طرف بلاتے رہیں اور نیکی کی تعلیم دیں اور بدیوں سے روکیں اور یہی ہیں وہ جو کامیاب ہونے والے ہیں۔

فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ
(التوبة ۱۲۲۔۹)

پس ایسا کیوں نہیں ہوتا کہ ان کے ہر فرقہ میں سے ایک گروہ نکل کھڑا ہو تا کہ وہ دین کا فہم حاصل کریں۔ اور وہ اپنی قوم کو خبردار کریں۔

سیدنا محمد المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ

تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جس نے قرآن پڑھا اور دوسروں کو پڑھایا۔
(بخاری کتاب فضائل القرآن)

قرآن مجید کی مذکورہ آیت اور حدیث سے یہ حقیقت واضح و آشکار ہوئی کہ ہماری جماعتی اور انفرادی فلاح (کامیابی) اور خیر (بھلائی و نیکی) موجودہ دور میں تحریک وقف عارضی میں حصہ لینے اور بار بار لینے میں مضمر ہے۔

جیسا کہ احباب کو علم ہے کہ پچھلے چند سالوں میں ہندوستان میں بہت بڑی تعداد جماعت احمدیہ میں شامل ہوئی ہے۔ اُن کی تعلیم و تربیت کا کام آسان نہیں۔ اس وقت ان نومبائعین کی تعلیم و تربیت کیلئے سینکڑوں مبلغین و معلمین اور رضا کار دن رات خدمت بجا لا رہے ہیں لیکن اس کے باوجود کمی و ضرورت محسوس کی جا رہی ہے۔ اور اس موقعہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کا مندرجہ ذیل انتباہ دردمند مخلصین جماعت کے رونگٹے کھڑے کر دینے کیلئے کافی ہے۔

''جہاں کثرت کے ساتھ جماعت احمدیہ کو خوشخبریاں مل رہی ہیں اور فوج در فوج بعض علاقوں میں لوگ احمدیت میں داخل ہو رہے ہیں وہاں اس کے ساتھ ہی ایک انذار کا بھی پہلو ہے اور وہ انذار کا پہلو یہ ہے کہ اگر ہم ان کی تربیت سے غافل ہوئے جو احمدیت میں داخل ہوئے اور ویسے کے ویسے رہے جیسے پہلے تھے یا ان کے ایمان کے استحکام کا انتظام نہ کیا اور ان کو ثابت قدم رکھنے کیلئے دعائیں نہ کیں۔ ان کی تربیت اس رنگ میں نہ کی کہ ان کی بدیاں مٹنی شروع ہو جائیں۔ اور ان کے بدلے نیکی کے رنگ چڑھنے شروع ہو جائیں تو یہ سارے جو نومبایع ہیں یا جو احمدیت میں اور اسلام میں نئے داخل ہوئے ہیں یہ خطرے کی حالت میں ہیں''
(خطبہ جمعہ ۱۱ مئی ۱۹۹۰ء)

ان خطرات کا علاج

''ہندوستان میں آج کل خدا کے فضل سے کثرت سے تبلیغ ہو رہی ہے۔ اور جوق در جوق بعض جگہ لوگ اسلام حقیقی اسلام میں داخل ہو رہے ہیں۔ ان سب جگہوں میں وقف عارضی کے نظام کو دوبارہ زندہ کرنا بیحد ضروری ہے''
(خطبہ جمعہ ۱۱ مئی ۱۹۹۰ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

''نومبائعین کی تربیت اور ان سے رابطہ رکھنے کیلئے میں نے نظارت اصلاح وارشاد وقف عارضی قائم کر دی ہے۔ اگر یہ نظام صحیح طریق پر رائج ہو جائے تو اس سے کافی حد تک ضرورت پوری ہو سکتی ہے''
(مکتوب گرامی نمبر ۰۱۲ ۳ھ وی ایم مورخہ ۲ مئی ۲۰۰۳ء)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کرامؓ اور بعد کے بزرگان و علماء و مخلصین اور واقفین کے حالات سننے اور مطالعہ کرنے سے علم ہوتا ہے کہ ابتداء سے ہی افراد جماعت مختلف شہروں علاقوں دیہاتوں میں انفرادی طور پر بھی اور وفد کی صورت میں بھی، تعلیم و تربیت کیلئے جایا کرتے تھے، اور بعض علاقوں میں اب بھی یہ سلسلہ جاری ہے عجب بات یہ ہے کہ جماعت احمدیہ کی تقلید و نقل کرتے ہوئے مسلمانوں کے بعض فرقے وفد کی صورت میں دیہاتوں میں جانے لگے اور مسلمانوں سے داد تحسین حاصل کرنے لگے حالانکہ عصر حاضر میں اس طریق کی ابتداء کا سہرا جماعت احمدیہ کے سر پر ہی ہے۔

اب جب کہ ہندوستان میں وقف عارضی تحریک کو مزید متحرک و فعال اور مؤثر اور زیادہ منظم اور وسعت دینے کیلئے نظارت ہذا کی طرف سے سرکلر اور اعلان بھجوایا گیا تو آمدہ اطلاعات سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ احباب اکیلے اکیلے اور انفرادی طور پر وقف عارضی کیلئے جانا چاہتے اور جا رہے ہیں مگر قارئین کی اطلاع کیلئے یہ بھی عرض ہے کہ ابھی حال ہی میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس نصرہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے موصولہ مکتوب گرامی سے یہ اشارہ بھی ملتا ہے کہ وقف عارضی کیلئے احباب جماعت وفد کی صورت میں بھی جاسکتے ہیں، یعنی ایک وفد میں دو یا تین افراد مل کر کسی جگہ مرکزی ہدایت کے مطابق وقف عارضی کیلئے جائیں (۱) اس سے یہ فائدہ ہوگا کہ اگر کوئی دوست پہلی دفعہ جاتے ہوئے یا علم کی کمی کے باعث ہچکچاہٹ محسوس کرتے ہیں تو وفد میں جانے سے یہ روک و کمی دور ہو جائے گی اور ایک دوسرے کے اخراجات کی کمی بیشی بھی باہمی تعاون سے برداشت کی جاسکتی ہے۔

نیت کو صحیح سمت دینے کی ضرورت

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

''حدیث شریف میں لکھا ہے کہ ایک شخص نے مکان بنوایا۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی کہ آپ وہاں تشریف لے چلیں تو آپ کے قدموں سے برکت ہو۔ جب وہاں حضرت گئے تو آپ نے ایک دریچہ دیکھا کہ یہ کیوں رکھا ہے۔ اس نے عرض کی کہ ہوا ٹھنڈی آتی رہے۔ آپ نے فرمایا کہ اگر تو یہ نیت کر لیتا کہ اذان کی آواز سنائی دے تو ہوا بھی ٹھنڈی آتی رہتی اور ثواب بھی ملتا''۔
(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۶۰۴)

اس روایت سے بخوبی سمجھا جاسکتا ہے کہ'' احباب جماعت اکثر سفر کیلئے اپنے دوستوں قریبی رشتہ داروں کے پاس جاتے رہتے ہیں۔ اگر وہ اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے وقف عارضی

کریں تو اجر و ثواب کے مستحق ٹھہریں گے۔ باقی ملاقات تو ہو ہی جائے گی۔ یاد رہے کہ ایسے موقعہ پر بھی وقف عارضی کی شرائط کو ضرور ملحوظ رکھیں۔

اس موقعہ پر زیادہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ وقف کرنے والوں کیلئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کرام کے ارشادات جو مشعل راہ کی حیثیت رکھتے ہیں، مزید راہنمائی کیلئے تحریر کئے جائیں۔

وقف کی اہمیت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات

"چاہیئے کہ ایسے آدمی منتخب ہوں جو تلخ زندگی کو گوارا کرنے کیلئے تیار ہوں اور ان کو باہر متفرق جگہوں میں بھیجا جاوے بشرطیکہ ان کی اخلاقی حالت اچھی ہو اور تقویٰ اور طہارت میں نمونہ بننے کے لائق ہوں"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۳۱۱)

"میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ اپنی جماعت کو وصیت کروں اور یہ بات پہنچا دوں...... کہ اگر کوئی نجات چاہتا ہے اور حیات طیبہ یا ابدی زندگی کا طلبگار ہے تو وہ اللہ کیلئے اپنی زندگی وقف کرے" (ملفوظات جلد اول صفحہ ۳۷۰)

حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی طرف سے وقف عارضی کی تحریک

۱۹۲۲ء میں مسلمانوں کو مرتد کرنے کی ایک تحریک اتر پردیش اور اُس کے گردونواح میں چلائی گئی۔ اس کے مقابلہ کیلئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے افراد جماعت کو وقف عارضی کیلئے بلاتے ہوئے فرمایا:

"فی الحال تین ماہ کیلئے زندگی وقف کرنی ہوگی"

"ہم ان (واقفین) کو ایک پیسہ بھی خرچ کے لئے نہ دیں گے۔ اپنا اور اپنے اہل و عیال کا خرچ انہیں خود برداشت کرنا ہوگا"

(تاریخ احمدیت جلد ۵ صفحہ ۳۳۳)

اس موقعہ پر جماعت نے اپنے امام کی آواز پر لبیک کہا۔ اور ہر مکتبہ فکر سے تعلق رکھنے والے سینکڑوں افراد نے اپنے آپ کو تین ماہ کیلئے وقف کیا۔ اور میدان عمل میں ہر تکلیف و صعوبت برداشت کرکے مسلمانوں کی اکثریت کو اپنے دین میں واپس لانے میں کامیاب ہوگئے۔

مرکز میں زمین خرید کر مستقل رہائش اختیار کرنے والوں کیلئے حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا حکم

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے نزدیک وقف عارضی کی اتنی اہمیت تھی کہ ایک دفعہ مرکز سلسلہ ربوہ میں سکونت اختیار کرنے والوں کے متعلق فرمایا:۔

"جو لوگ بھی مکان بنا کر مستقل طور پر یہاں رہنا چاہیں گے انہیں بعض شرائط اور قواعد و ضوابط کی پابندی کرنی ہوگی۔ مثلاً ہر شخص کو خواہ اس کی تجارت کو نقصان ہو یا اس کے کاروبار پر اس کا اثر پڑے سال میں ایک ماہ خدمت دین کیلئے ضرور وقف کرنا ہوگا"

(الفضل ۲۰/اپریل ۱۹۴۹ء صفحہ نمبر ۴)

وقف عارضی کی ضرورت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

"عارضی وقف کی ضرورت بہت ہے بات یہ ہے کہ جماعت کا ایک حصہ بھول گیا ہے کہ افراد جماعت خود مربی سلسلہ ہیں اور مربیوں کی تعداد میں جو تھوڑا سا اضافہ ہوا ہے وہ کافی نہیں۔ جماعت سمجھتی ہے کہ اصلاح و ارشاد کا کام مربیوں کا ہے حالانکہ ہر احمدی کو بڑی توجہ کے ساتھ اصلاح و ارشاد کا کام کرنا چاہیئے یہ توجہ پیدا کرنے کیلئے اور جماعت میں اصلاح و ارشاد کا شوق پیدا کرنے کیلئے میں نے عارضی وقف کی سکیم جاری کی ہے اس میں روحانی فوائد بھی ہیں اور جسمانی فوائد بھی"۔

(الفضل ۳ نومبر ۱۹۷۱ء صفحہ ۱۴)

وقف عارضی کا مقصد قرآن کریم سکھانا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

"وقف عارضی کی جو تحریک ہے اس کا بڑا مقصد بھی یہ تھا اور ہے کہ دوست رضاکارانہ طور پر اپنے خرچ پر مختلف جماعتوں میں جائیں اور وہاں قرآن کریم سیکھنے سکھانے کی کلاسز کو منظم کریں اور منظم طریق پر وہاں کی جماعت کی اس رنگ میں تربیت ہو جائے کہ وہ قرآن کریم کا جوا بشاشت سے اپنی گردن پر رکھیں اور دنیا کیلئے نمونہ بن جائیں"

(الفضل ۱۴ مئی ۱۹۶۹ء صفحہ ۳)

مجلس موصیان اور وقف عارضی

موصی صاحبان کا ایک بڑا گہرا اور دائمی تعلق قرآن کریم سیکھنے قرآن کریم کے نور سے منور ہونے قرآن کریم کی برکات سے مستفیض ہونے اور قرآن کریم کے فضلوں کا وارث بننے سے ہے۔ اسی طرح قرآن کریم کے انوار کی اشاعت کی ذمہ داری بھی ان لوگوں پر عائد ہوتی ہے۔ اس لئے میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ تعلیم قرآن اور وقف عارضی کی تحریکوں کو موصی صاحبان کی تنظیم کے ساتھ ملحق کر دیا جائے۔

یعنی اس شخص کی ذمہ داریاں جس کے متعلق اللہ تعالیٰ کی بشارت ہمیں یہ بتاتی ہے کہ خدا کے سارے فضلوں اور اسکی ساری رحمتوں اور اس کی ساری نعمتوں کا وہ وارث ہے۔"

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرمودہ ۵/اگست ۱۹۶۶ء مطبوعہ ۱۰/اگست ۱۹۶۶ء الفضل)

وقف عارضی، قرآن کریم، نظام وصیت

"عارضی وقف کی تحریک جو قرآن کریم سیکھنے سکھانے کے متعلق جاری کی گئی ہے اس کا تعلق نظام وصیت کے ساتھ بڑا گہرا ہے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۵/اگست ۱۹۶۶ء الفضل ۱۰/اگست ۱۹۶۶ء)

وقف عارضی اصلاح نفس کا ذریعہ ہے

"تحریک وقف عارضی کا دوسرا فائدہ یہ ہے کہ جو لوگ وقف عارضی پر جاتے ہیں ان کو اپنے نفس کا بعض پہلوؤں سے محاسبہ کرنا پڑتا ہے۔ جانے سے قبل انہیں اپنی بعض کمزوریوں کی طرف توجہ ہو جاتی ہے اور دعاؤں کی طرف ان کی توجہ مائل ہو جاتی ہے۔ یعنی وقف عارضی پر جانے کی جو تیاری ہے اس کا بڑا حصہ یہ ہے کہ وہ دعاؤں کی طرف متوجہ ہوتے اور اپنی دینی معلومات میں اضافہ کرتے یا انہیں تازہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جانے سے پہلے کتب کا زیادہ مطالعہ کرتے ہیں اور کچھ کتب اپنے ساتھ لے جاتے ہیں۔ وہ سوچتے ہیں اور اپنی غفلتوں اور کمزوریوں پر نگاہ رکھتے ہوئے انہیں دور کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان کے اندر یہ جذبہ پیدا ہوتا ہے کہ جب وہ دوسری جگہ جائیں تو لوگوں کے لئے نیک نمونہ بنیں ان کیلئے ٹھوکر کا باعث نہ بنیں۔ چنانچہ وقف عارضی کے وفود نے دعاؤں کی برکات سے بہت فائدہ اُٹھایا ہے"

(خطبہ جمعہ مطبوعہ روزنامہ الفضل ۱۲ فروری ۱۹۷۷ء فرمودہ ۲۸ جنوری ۱۹۷۷ء)

ہر احمدی وقف عارضی کرے

"مربیوں کو بھی چاہیئے اور عام عہدیداران کو بھی چاہیئے بلکہ ہر احمدی کو چاہیئے کہ وہ اپنے نفس کو بھی اور اپنے بھائی کو بھی یہ تلقین کرے کہ وہ وقف عارضی میں شامل ہو۔ اس میں شک نہیں کہ یہ ایک قربانی کی راہ ہے اور یہ راہ تنگ ہے لیکن اس میں شک نہیں کہ قربانی کی راہوں پر چلے بغیر ہم اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل نہیں کر سکتے۔"

(خطبہ جمعہ مطبوعہ الفضل ۲۷/اگست ۱۹۶۹ء صفحہ ۵ فرمودہ ۱۵/اگست ۱۹۶۹ء)

احمدی خواتین اور وقف عارضی

"یہ واقفین وفد کی شکل میں دو افراد پر مشتمل ہوتے ہیں۔ اس میں احمدی بہنیں بھی حصہ لیتی ہیں۔ ان کو باہر صرف اس صورت میں بھجوایا جاتا ہے جب کہ وہ خاوندوں کے ساتھ یا والد کے ساتھ یا اپنے بھائی کے ساتھ باہر جاسکیں۔ ورنہ ان سے اپنے ہی شہر یا قصبہ میں عورتوں کی تربیت وغیرہ کے کام لئے جاتے ہیں۔ تاکہ بہنیں بہنوں سے خدا کی رضا کی خاطر حسن معاملہ اور پیار کے تعلقات قائم کریں"

(خطبہ جمعہ مطبوعہ روزنامہ الفضل ۱۲ فروری ۱۹۷۷ء فرمودہ ۲۸ جنوری ۱۹۷۷ء)

طالب علم اور وقف عارضی

"میں طالب علموں سے خاص طور پر کہتا ہوں کہ چونکہ گرمیوں کی چھٹیاں آرہی ہیں وہ ضرور وقف عارضی پر جائیں۔ ان کا علم بڑھے گا جہاں وہ جائیں گے وہاں کے لوگوں کیلئے انہیں نمونہ بننے کی کوشش کرنی پڑے گی اور اگر نوجوان ان کیلئے نمونہ بنیں گے تو ان پر بڑا اثر ہوگا۔ کہ چھوٹی چھوٹی عمروں والے اس قسم کا کام کر رہے ہیں"

(خطبہ جمعہ مطبوعہ روزنامہ الفضل ۱۲ فروری ۱۹۷۷ء فرمودہ ۲۸ جنوری ۱۹۷۷ء)

کالج کے پروفیسر سکول کے اساتذہ بھی وقف عارضی کریں

"اسی طرح کالجوں کے پروفیسر اور لیکچرار سکولوں کے اساتذہ کالجوں کے سمجھدار طلباء بھی اپنی رخصتوں کے ایام میں اس منصوبہ کے ماتحت کام کرنے کیلئے پیش کریں۔ سکولوں کے بعض طلباء بھی اس قسم کے بعض کام کر سکتے ہیں۔ کیونکہ سکولوں کے بعض طلباء ایسے بھی ہوتے ہیں جو اپنی صحت اور عمر کے لحاظ سے اس قابل ہوتے ہیں کہ اس قسم کی ذمہ داریاں ادا کر سکیں۔ ان کو بھی اپنے نام اس تحریک کے سلسلہ میں پیش کر دینے چاہئیں۔ بشرطیکہ وہ اپنا خرچ برداشت کر سکتے ہوں"۔

(خطبہ جمعہ مطبوعہ ۲۳ مارچ ۱۹۶۶ء صفحہ ۳ فرمودہ ۱۸ مارچ ۱۹۶۶ء)

گورنمنٹ کے ملازمین اور وقف عارضی

"جو دوست گورنمنٹ یا کسی ادارہ کے ملازم ہیں ان کو سال میں کچھ عرصہ کی رخصتوں کا حق ہوتا ہے وہ اپنی یہ رخصتیں اپنے لئے یا اپنوں کے لئے لینے کی بجائے اپنے رب کیلئے حاصل کریں اور انہیں اس منصوبہ کے ماتحت خرچ کریں"۔

(خطبہ جمعہ الفضل ۲۳ مارچ ۱۹۶۶ء فرمودہ ۱۸ مارچ ۱۹۶۶ء)

وکلاء اور وقف عارضی

"بعض ایسے پیشہ والے ہیں جن کو ان دنوں چھٹیاں ہوتی ہیں مثلاً بعض عدالتیں بند ہو جاتی ہیں، وہاں جو احمدی وکیل وکالت کا کام کرتے ہیں وہ بھی اپنی زندگی کے چند ایام اشاعت علوم قرآنی کیلئے وقف کر سکتے ہیں"۔

(خطبہ جمعہ مطبوعہ ۱۰؍اگست ۱۹۶۶ء صفحہ ۴ فرمودہ ۵؍اگست ۱۹۶۶ء)

امراء اضلاع اور وقف عارضی

"...... امراء کو اس طرف فوری توجہ دینی چاہئے...... امراء جماعت کے مستعد اور مخلص احباب کو اپنی ذمہ داری کی طرف متوجہ کریں تا زیادہ سے زیادہ احمدی اس مقصد کے پیش نظر اور خدمت اسلام کیلئے اپنے وقت کا ایک تھوڑا اور حقیر سا حصہ پیش کریں"۔

(خطبہ جمعہ الفضل ۱۳؍اپریل ۱۹۶۶ء صفحہ ۳ فرمودہ ۸؍اپریل ۱۹۶۶ء)

وقف عارضی کی کم از کم مدت۔ دو ہفتہ

"میں جماعت میں تحریک کرتا ہوں کہ وہ دوست جن کو اللہ تعالیٰ توفیق دے سال میں دو ہفتہ سے چھ ہفتہ تک کا عرصہ دین کی خدمت کے لئے وقف کریں اور انہیں جماعت کے مختلف کاموں کیلئے جس جس جگہ بھجوایا جائے وہاں وہ اپنے خرچ پر جائیں۔ اور ان کے وقف شدہ عرصہ میں سے جس قدر عرصہ انہیں وہاں رکھا جائے اپنے خرچ پر رہیں اور جو کام ان کے سپرد کیا جائے انہیں بجالانے کی پوری کوشش کریں"۔

(خطبہ جمعہ مطبوعہ الفضل ۲۳ مارچ ۱۹۶۶ء صفحہ ۳ فرمودہ ۱۸ مارچ ۱۹۶۶ء)

واقفین عارضی کی ذمہ داریاں

واقفین عارضی کا کام تعلیم القرآن کو منظم کرنا

"بڑے بڑے کام جوان دوستوں کو کرنے پڑیں گے ان میں سے ایک تو قرآن کریم ناظرہ پڑھنے اور قرآن کریم باترجمہ پڑھنے کی جو مہم جماعت میں جاری کی گئی ہے اس کی انہیں نگرانی کرنا ہوگی اور اسے منظم کرنا ہوگا"

(خطبہ جمعہ مطبوعہ ۲۳؍مارچ ۱۹۶۶ء صفحہ ۲ فرمودہ ۱۸ مارچ ۱۹۶۶ء)

غافل افراد کو چست کرنا

"دوسرے بہت سی جماعتوں کے متعلق ایسی شکایتیں بھی آتی رہتی ہیں کہ ان میں بعض دوست ایمانی لحاظ سے یا جماعتی کاموں کے لحاظ سے اتنے چست نہیں جتنا ایک احمدی کو ہونا چاہئے ان دوستوں سے ایسے احباب کی اصلاح اور تربیت کا کام بھی لیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ وہ ایسی جماعتوں کے سست اور غافل افراد کو چست کرنے کی کوشش کریں'۔

(خطبہ جمعہ الفضل ۲۳ مارچ ۱۹۶۶ء)'

باہمی جھگڑوں کو نپٹانا

"اچھا احمدی ہونے کیلئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ اچھا شہری بھی ہو۔ لیکن بہت سے دوست چھوٹی چھوٹی باتوں پر آپس میں جھگڑتے لڑتے رہتے ہیں اور یہ بات ایک احمدی کیلئے کسی صورت میں بھی مناسب نہیں۔ جب یہ جھگڑے اور لڑائیاں لمبی ہو جاتی ہیں تو جماعت میں کمزوری پیدا ہو جاتی ہے۔ پس جن دوستوں کو اللہ تعالیٰ دو ہفتے سے چھ ہفتہ تک کا عرصہ میری اس تحریک پر وقف کرنے کی توفیق دے انہیں ان باتوں کی طرف بھی توجہ دینا ہوگی اور جماعت کے دوستوں کے باہمی جھگڑوں کو نپٹانے کی ہر ممکن کوشش کرنا ہوگی۔"

(خطبہ جمعہ مطبوعہ الفضل ۲۳؍مارچ ۱۹۶۶ء صفحہ ۳ فرمودہ ۱۸؍مارچ ۱۹۶۶ء)

واقفین عارضی کی تعلیم و تربیت کے انتظامات

اس سلسلہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی ہدایات پر مشتمل ارشادات حضور اقدس کے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۱ مئی ۱۹۹۰ سے لئے گئے ہیں۔

ترجمہ قرآن کریم جاننے کیلئے عربی گرامر کی اہمیت

"یہاں لندن مسجد میں ہی ایک دوست تشریف لائے تھے ان کی بڑی عمر میں آمین ہوئی یہاں انہوں نے قرآن کریم ناظرہ بڑا اچھا پڑھنا سیکھا تو انسان یہ سمجھ سکتا ہے کہ اب تو اللہ کے فضل سے قرآن کریم پڑھنے والے مل گئے لیکن ان کو ترجمہ نہیں آتا۔ اب جب میں گیا ہوں ان سے میں نے پوچھا تو پتہ لگا۔ بغیر ترجمے کے سب پڑھا تھا تو سوال یہ ہے کہ ترجمہ سکھانا پھر آگے ایک بہت بڑا کام ہے۔ ان سے میں نے گفتگو کی وہ اس بات پر آمادہ تھے کہ شروع میں آہستہ لیکن عربی زبان کے بنیادی قواعد سے واقفیت حاصل کرنے کے بعد ترجمہ سیکھیں۔ بجائے اس کے کہ صرف عربی پڑھ لی اور پھر انگریزی میں ترجمہ یاد کرلیا کیونکہ قرآن کریم ایک ایسی کتاب نہیں ہے جس کو خالصتاً ترجمے کے ذریعے سمجھا جا سکتا ہے۔ قرآن کریم سے براہ راست استفادے کے لئے نہایت ضروری ہے کہ ترجمے کی بنیادوں سے انسان واقف ہو۔ یہ پتہ ہو کہ یہ ترجمہ کیوں کیا جارہا ہے۔ عربی زبان میں فاعل کیا ہوتا ہے مفعول کیا ہوتا ہے۔ مفعول بہ کیا ہوتا ہے اسم اور خبر کس کو کہتے ہیں غرضیکہ بہت سی اصطلاحیں ہیں۔ ان سے میں اس وقت آپ کے دماغوں کو بھرنا نہیں چاہتا میں صرف یہ مثال دینا چاہتا ہوں کہ ترجمہ پڑھ لینا یعنی عربی پڑھنے کے بعد ساتھ لکھا ہوا ترجمہ پڑھ لینا ایک اور بات ہے کچھ نہ کچھ فائدہ ضرور پہنچتا ہے لیکن براہ راست قرآن کریم سے استفادہ کے لئے اس کے مضامین میں غوطہ خوری کیلئے نہایت ضروری ہے کہ بنیادی عربی گرائمر سے کچھ واقفیت ہو اور پتہ ہو کہ یہ ترجمہ کیوں کیا جارہا ہے جب وہ شروع کریں گے تو پھر آگے اور مسائل پیدا ہوں گے۔ پھر علم کی نئی کھڑکیاں کھلیں گی۔ پھر نئے میدان سامنے آئیں گے۔

نومبائعین کی تربیت کے سلسلہ میں وقف عارضی کے نظام کی اہمیت

پھر آپ احمدی ہونے والوں کا جائزہ لیکر دیکھ لیں کہ وہ اخلاص میں ترقی کریں بھی۔ اس کے باوجود ان کے اندر علمی خلا دکھلائی دیں گے اور جماعت کے عقائد کے لحاظ سے ان کی گہرائی میں اترنے کیلئے ان کو ابھی کئی سفر کرنے ہیں اس پہلو سے تفقہ فی الدین حاصل کرنا اس طریق پر جس پر قرآن کریم نے بیان فرمایا ہے یہ بیحد ضروری ہے اور وقف عارضی کو اس کے ساتھ متعلق کرنا چاہئے"

تفقہ فی الدین کے حصول کیلئے انتظام

فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ نَفَرَ کا مطلب دو طریق پر سمجھا جا سکتا ہے ایک تو یہ کہ ان میں سے نتھر کر الگ ہو جائیں۔ کچھ ایسے لوگ ہوں جو جہاں بھی ہیں یہ فیصلہ کرلیں کہ ہم یہ امتیاز حاصل کریں گے کہ ہم نے دین میں تفقہ حاصل کرنا ہے پس ظاہری طور پر وہ اپنے مقام کو نہ بھی چھوڑیں تو بھی جہاں وہ موجود ہیں ان کے لئے تفقہ فی الدین کا انتظام ہونا ضروری ہے۔ دوسرا ہے نفر من کل فرقة کا ظاہری نفر یعنی وفود بن کر ان میں سے ایک طبقہ سفر اختیار کرے اور وہ سفر خالصتاً دین حاصل کرنے کی غرض سے اختیار کیا جائے تو پیشتر اس کے کہ یہ دین پہنچانے کیلئے لوٹیں دین حاصل کرنے کیلئے سفر اختیار کریں۔ ظاہر بات ہے یہ مسلمان ہیں ورنہ انہوں نے کہیں دین حاصل کرنے کیلئے کیوں پہنچنا ہے اور پھر ذکر ہی وما کان المؤمنون لینفروا کافة ذکر ہی مومنوں سے شروع کیا گیا ہے پس اس پہلو سے اس نظام کو وقف عارضی کا نظام بنانا ضروری ہے ورنہ وقف عارضی سے پوری طرح استفادہ نہیں کیا جاسکے گا"۔

آپ نے استاد بنانا ہے

قرآن کریم کے جو درس جاری کئے جاتے ہیں یا سالانہ کلاسز کا انتظام کیا جاتا ہے۔ اس میں آپ طالب علموں کو بحیثیت طالب علم کچھ سکھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ قرآن کریم کی اس آیت سے پتہ چلتا ہے کہ آپ نے استاد بنانا ہے طالب علم نہیں بنانا اب ان دو باتوں میں بڑا فرق ہے ایک بچے کو اس غرض سے پڑھایا جائے کہ وہ خود بات سمجھ لے اور اس کی ذات تک اس کو علم حاصل ہو جائے۔ یہ ایک اور بات ہے لیکن اس نیت سے پڑھایا جائے کہ وہ جاکر دوسروں کو پڑھا سکے یہ ایک بالکل اور بات ہے چنانچہ میں نے کئی دفعہ ذکر کیا ہے ہٹلر کے ایک جرنیل کی تجویز کا کہ جب جرمنی میں یہ پابندی تھی کہ ایک لاکھ سے زیادہ جرمن فوج نہیں ہو سکتی یعنی جرمن قوم ایک لاکھ سے زیادہ فوج رکھ نہیں سکتی تو اس قابل جرنیل نے یہ تجویز ہٹلر کے سامنے پیش کی کہ بجائے اس کے کہ ہم ایک لاکھ سپاہی پیدا کریں کیوں نہ ہم ایک لاکھ سپاہی بنانے والے افسر بنا دیں۔ تعداد کے لحاظ سے کوئی فرق نہیں پڑے گا ایک لاکھ ہی رہے گا لیکن بجائے اس کے کہ ہم شاگرد بنائیں استاد پیدا کرتے ہیں۔ یہ ترکیب بڑی مشہور ہوئی اور دنیا میں بعد میں بھی بڑے بڑے اس پر تبصرے کئے گئے چرچل نے اپنی مشہور کتاب میں بھی اس کے متعلق لکھا ہے کہ یہ اس کے دماغ کی ایک حیرت انگیز Brain Wave تھی جس نے ساری جرمن قوم کی کایا پلٹ دی اور ہماری آنکھوں کے نیچے حیرت انگیز طور پر اس قوم میں یہ صلاحیت پیدا ہوگئی کہ وہ لکھو کھہا بلکہ تقریباً ایک کروڑ تک سپاہی پیدا کرکے ہیں آخری شکل میں تو یہ ترکیب جو اس کے دماغ کی Wave بتائی جاتی ہے آج سے چودہ سو سال پہلے اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد مصطفی ﷺ کو خود سکھائی تھی اور اسی آیت میں اس کا بیان ہے۔ فرمایا:۔

"دیکھو ایسے طالب علم نہ تیار کرو جو علم کو اپنی ذات تک رکھیں اور خود علم حاصل کریں بلکہ ایسے اساتذہ تیار کرو جو تفقہ فی الدین حاصل کرنے کے بعد بطور استاد اپنی قوموں کی طرف واپس لوٹ سکیں"۔

کثرت سے افضال الٰہی کے نزول کی دعا

"یہ ایک بات یقینی اور قطعی ہے کہ خدا تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام سے جو وعدے کئے ہیں جیسا کہ وہ ہمیشہ پورا کرتا چلا آیا ہے اب بھی ضرور پورا کرتا رہے گا اور کوئی نہیں جو اس کو بدل سکے لیکن اگر ہم اپنے اندر مزید پاک تبدیلیاں پیدا کریں تو ان وعدوں کے

ہم ایسے مستحق بن جائیں گے کہ وہ خدا نے پورے تو کرنے ہی ہیں۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام اور عزت اور اس بات کو ملحوظ رکھتے ہوئے اگر پورے کرنے ہوں کہ میں نے اپنے ایک پاکیزہ وفادار بندے سے وعدے کئے تھے ان کو میں ضرور پورا کروں گا تو یہ مضمون اپنی جگہ ایک طرف ہے۔ ایک دوسرا مضمون اس میں یہ داخل ہو جاتا ہے کہ جماعت اپنے آپ کو ان وعدوں کا مستحق بنادے۔ ایسی صورت میں خدا کے فضل اس کثرت کے ساتھ نازل ہوتے ہیں کہ صرف ایک وجہ نہیں رہتی وعدوں کو پورا کرنے کی بلکہ جماعت زبان حال سے خدا تعالیٰ سے یہ فضل مانگتی ہے اور کہتی ہے کہ ہم بھی تو مستحق ہیں۔ ہم نے بھی تو بڑی وفا کے ساتھ بڑے صبر آزما دور میں اپنے تعلق کو تیرے ساتھ قائم رکھا ہے۔ بڑی قربانیاں دی ہیں اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جو تو نے وعدے کئے ہیں وہ تو تو نے پورے کرنے ہی ہیں۔ ہم پر اس کے علاوہ بھی احسان فرما اور اس کثرت کے ساتھ ہم پر فضل نازل فرما کہ دشمن دیکھے کہ تیری محبت بارش کے قطروں کی طرح ہم پر برس رہی ہے اور وہ موسلا دھار بارش بنتی چلی جارہی ہے۔ یہ وہ دعا ہے جو دعا کرتے ہوئے اہلبیت کی خاطر قرآن کریم کی نصائح پر عمل کرتے ہوئے ایک مضبوط نظام کے تابع اپنی تربیت کی طرف توجہ کریں اور نئے آنے والوں کی تربیت کی طرف توجہ کریں"۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے ذیلی تنظیمات کو وقف عارضی کے پروگرام کے متعلق نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:۔

"خدام اور انصار اور لجنات"

قرآن کریم سکھانے اور نمازیں سکھانے کے اپنے پروگرام میں اس مضمون کو پیش نظر رکھیں اور وہ بھی ایک تربیتی اور تعلیمی نظام جاری کریں جو سارا سال کام کرتا رہے۔ اس طریق پر جب ہم کام کریں گے تو ان شاء اللہ تعالیٰ جس کثرت کے ساتھ دنیا میں اسلام پھیلے گا اسی رفتار کے ساتھ ساتھ اسلام کا روحانی نظام مستحکم ہوتا چلا جائے گا اور جو شخص بھی اسلام میں داخل ہوگا وہ خدا تعالیٰ کے فضل سے کامل طور پر ایک ایسے نظام کا حصہ بن جائے گا جو اس کو سنبھالنے والا ہوگا اور نئے آنے والوں کو سنبھالنے والا ہوگا ان کی ذہنی اور علمی ضرورتوں کو پورا کرنے والا ہوگا۔ ان کی اخلاقی ضرورتوں کو پورا کرنے والا ہوگا اور وہ ایک ٹھوس مستقل نظام کا جزو بن کر ایک عظیم قافلے کے طور پر شاہراہ اسلام پر آگے بڑھنے والے ہوں گے۔ یہ نہیں ہوگا کہ کچھ لوگ داخل ہوئے رپورٹوں میں ذکر آگیا۔ نعرہ تکبیر بلند ہوگئے اور پھر دو سال چار سال کے بعد نظر ڈال کے دیکھی تو پتہ چلا کہ وہ سارے علاقے آہستہ آہستہ عدم تربیت کا شکار ہو کر واپس اپنے اپنے مقام پر چلے گئے ہیں یہ وہ خطرات ہیں جن کے پیش نظر قرآن کریم نے حیرت انگیز طور پر ایسی خوبصورت نصیحت ہمارے سامنے رکھی ہے کہ مضمون کے ہر پہلو پر نظر ڈالتے ہوئے نہایت ہی عمدہ الفاظ میں کامل احتیاطوں کے ساتھ ایک ایسا مضمون ہمارے سامنے کھول کر رکھ دیا ہے کہ جس کے اندر ہماری ساری تربیتی ضرورتیں پوری ہوتی دکھائی دیتی ہیں پس میں امید رکھتا ہوں کہ جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ان نصیحتوں پر عمل کرے گی اور بڑی تیزی کے ساتھ آگے بڑھنے کے ساتھ ساتھ استحکام کا پروگرام بھی جاری ہو جائے گا"۔

واقفین عارضی کیلئے ضروری ہدایات

وقف عارضی کرنے والے احباب مندرجہ ذیل راہنما اصول وہدایات کو ملحوظ رکھیں۔ اور ان کی پابندی فرمائیں:۔

۱۔ ہر خواہش مند دوست جو وقف عارضی کی تحریک میں حصہ لینا چاہیں وہ نظارت ہذا کو اپنے صدر صاحب جماعت کی سفارش سے درخواست بھجوائیں۔ جس میں اپنا پورا نام اور مکمل پتہ کے علاوہ مندرجہ ذیل کوائف تحریر فرمائیں:۔

الف۔ کتنے ہفتے وقف کریں گے۔

(ب) کس ماہ کس تاریخ سے وقف کیلئے فارغ ہوں گے۔

ج۔ اپنی جائے رہائش سے کتنے فاصلہ تک اپنے خرچ پر سفر کر کے جاسکیں گے۔

د۔ تعلیم کتنی ہے

ر۔ قرآن کریم ناظرہ اور باترجمہ کس قدر جانتے ہیں

ز۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتنی کتب مطالعہ کی ہیں۔

س۔ کیا جماعت یا کسی ذیلی تنظیم انصار اللہ، خدام الاحمدیہ کے عہدہ دار ہیں یا رہ چکے ہیں۔

۲۔ آپ جو ایام دو ہفتے سے لیکر چھ ہفتے تک وقف کریں۔ انہیں خاص طور پر دعاؤں اور ذکر الٰہی میں گزاریں۔

۳۔ جس جماعت یا مقام پر آپ کو بھجوایا جائے وہاں کی احمدی جماعت کی تربیت آپ کی اولین ذمہ داری ہے۔ ہر فرد کا کم از کم ناظرہ قرآن مجید پڑھنا لازمی ہے۔ ترجمہ اور تفسیر کی طرف بھی توجہ دلائی جائے۔ بچوں جوانوں اور بوڑھوں نیز مستورات میں بھی قرآن مجید کے پڑھنے کی خاص رو جاری کر دی جائے۔

۴۔ احباب جماعت کو جماعتی کاموں کے کرنے بالخصوص سلسلہ کے مقرر کردہ چندوں کی بروقت ادائیگی کی تلقین کریں۔

۵۔ اگر کسی جگہ دو احمدی بھائیوں میں ناراضگی ہو تو آپ محبت سے اُسے دور فرمائیں لیکن مقامی جھگڑوں میں (اگر کہیں ہوں) آپ ہرگز نہ الجھیں۔

۶۔ وقف عارضی کے دوران اپنے خورو نوش یعنی کھانے کا انتظام خود کریں۔ سوائے اس کے کہ مقامی جماعت اصرار کر کے کوئی انتظام از خود کردے۔

۷۔ زیادہ سے زیادہ احباب جماعت کو تحریک وقف عارضی سے آگاہ فرما کر انہیں اس میں شمولیت کی ترغیب دلائیں۔ خاص طور پر موصی احباب کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق وقف عارضی کے تحت اپنے ایام وقف کرنے کی تحریک فرمائیں۔

۸۔ احباب جماعت کو احمدیہ مسلم ٹیلی ویژن (ایم ٹی اے) سے استفادہ کی طرف توجہ دلائیں۔ اور استفادہ کرنے والوں کے اعداد و شمار کا اپنی رپورٹ میں ذکر فرمائیں۔

۹۔ اپنے کام کارگزاری کی ہفتہ وار رپورٹ، نظارت ہذا کو بھجواتے رہیں۔ جس کا خلاصہ یا مکمل حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بھجوایا جائے گا۔

۱۰۔ اس کے علاوہ آپ جہاں بھی مقیم ہیں۔ سال میں کم از کم دو دوستوں کو قرآن مجید ضرور پڑھائیں۔

۱۱۔ دوران سفر پیش آنے والے ایمان افروز واقعات اپنے تجربات اور ہندوستان یا آپ کے صوبے وعلاقہ میں وقف عارضی تحریک کو مزید مؤثر اور مفید بنانے کیلئے اگر آپ کی تجاویز ہوں تو وہ بھی ضرور تحریر فرمائیں۔

ہماری دعا ہے اللہ تعالیٰ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد مبارک پر وقف عارضی کرنے کے نتیجہ میں آپ کو اور آپ کی اولاد و خاندان کو اپنی خاص برکات سے ہر دو جہان میں نوازتا چلا جائے۔ آمین۔ جزاکم اللہ تعالیٰ۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

حیات جاوداں

قرب کا طالب رہا قرب خدا کو پالیا
بندۂ حق نے بسرعت مدّعا کو پالیا
زندگی کا لمحہ لمحہ وقف تھا جس کے لئے
جان کی بازی لگا کر اس خدا کو پالیا
زندگی تیری مثالی تھی، مثالی موت بھی
دے کے سب کچھ اک متاعِ بے بہا کو پالیا
"موت کے پیالوں میں بٹتی ہے شرابِ زندگی"
تیرے آئینے میں اِس رازِ بقا کو پالیا
زندگی کے جام تو نے چار سو بانٹے ہمیش
مردہ روحوں نے حیاتِ جانفزا کو پالیا
ابنِ مریم کو ملا تھا حق سے وہ دستِ شفا
جاں بہ لب لوگوں نے بھی جامِ شفا کو پالیا
کون کہتا ہے کہ تو موجود اب ہم میں نہیں
کام زندہ ہیں ترے، تو نے بقا کو پا لیا
زندۂ جاوید آقا رحمتیں تجھ پر مدام
جا کے بھی جانے نہ والے! برکتیں تجھ پر مدام

(عطاء المجیب راشد۔ امام مسجد فضل لندن)

KASHMIR JEWELLERS
کشمیر جیولرز
Mfrs& Suppliers of:
GOLD & DIAMOND JEWELLERY
چاندی وسونے کی انگوٹھیاں
الیس اللہ بکاف عبدہ
خاص احمدی احباب کیلئے
Main Bazar Qadian (Pb.)
Ph. (S) 01872-21672 (R) 20260 Fax. 20063
E-mail. kashmirsons@yahoo.com

مسجد احمدیہ زیرہ ضلع فیروزپور (پنجاب) کا شاندار طریق پر افتتاح

سرکل امرتسر کی نومبائعین جماعتوں کے چار صد نومبائعین کی شرکت

زیرہ ضلع فیروزپور صوبہ پنجاب کا ایک چھوٹا سا شہر ہے جو تحصیل کی حیثیت رکھتا ہے کچھ سالوں سے پنجاب کے دیگر اضلاع کی طرح احمدیت کے نفوذ و ترقی کے نتیجہ میں اس ضلع میں بھی زیرہ شہر کے علاوہ گردونواح کے مختلف دیہات شوشک، بالٹوہہ لوتے سنتوں والا۔ چاکے۔ سیاں والی۔ وکیلاں والا منیاں والا، چدورے مناواں وغیرہ میں منظم طریق سے جماعتیں قائم ہو چکی ہیں۔ چنانچہ زیرہ شہر میں مرکز کی جانب سے ایک خوبصورت مسجد و مشن ہاؤس تعمیر ہوا۔ جس کے افتتاح کیلئے مورخہ 25.2.03 کو مکرم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اصلاح وارشاد تشریف لائے۔ موصوف کے ہمراہ مکرم مولانا سلطان احمد صاحب ظفر پرنسپل جامعۃ المبشرین و مکرم تنویر احمد صاحب خادم نگران پنجاب بھی تھے امرتسر۔ گورداسپور۔ فیروزپور۔ کپورتھلہ۔ فاضلکہ ابوہر اضلاع سے تقریباً ہر جماعت کے نومبائعین صدر صاحبان لجنہ اماء اللہ خدام واطفال معلمین کرام کے ہمراہ کثیر تعداد میں تشریف لائے۔

محترم ناظر صاحب اصلاح وارشاد نے ربن کاٹ کر مسجد کا افتتاح کیا اور اجتماعی دُعا کروائی اسی دوران مکرم نگران صاحب پنجاب چند مبلغین کے ہمراہ صافووال ضلع موگا تشریف لے گئے جہاں موصوف نے ایک تقریب کے موقع پر تقریر کی جس کو کم و بیش پانچ صد غیر احمدی مسلمانوں و غیر مسلم بھائیوں نے بڑے آرام سے سنا۔ بعدہ ظہر و عصر کی نماز باجماعت ادا ہوئی اور مسجد میں ہی مکرم ناظر صاحب اصلاح وارشاد کی زیر صدارت جلسہ کی کاروائی شروع ہوئی تلاوت قرآن کریم و نظم خوانی کے بعد مکرم بالی شاہ صاحب صدر جماعت سنتوں والا فیروزپور۔ مکھن دین صاحب زیرہ۔ صوبہ خان صاحب چندرے اور مبارک علی صاحب میراں کوٹ امرتسر۔ نومبائعین صدر صاحبان نے تقاریر کیں جس میں انہوں نے قبول احمدیت سے قبل اور قبول احمدیت کے بعد جو پاک تبدیلیاں ہوئیں کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ قبول احمدیت کے بعد ہم نے اسلام کو سمجھا اور کلمہ۔ نماز۔ روزہ۔ سیکھا اور اللہ کے فضل سے ہمارے اندر پاک تبدیلی آگئی ہے اور ہم ارکان اسلام پر کاربند ہونے کی کوشش کر رہے ہیں ہم پر جماعت کا بہت بڑا احسان ہے۔

اسکے علاوہ زیر تبلیغ دوست مکرم فضل دین صاحب آف مسوردیوا ضلع فیروزپور نے مخالفین احمدیت کی طرف سے پھیلائے جانے والے الزامات کا ذکر کیا اور اپنی تقریر میں اظہار کیا اب جماعت کے قریب آنے اور تبادلہ خیالات کرنے سے پتہ چلا کہ مخالفین جھوٹے ہیں اور جماعت احمدیہ ایک پاک اور سچی جماعت ہے جو دن رات اسلام کی صحیح خدمت کا فریضہ انجام دے رہی ہے۔

نومبائعین کی تاثراتی تقاریر کے علاوہ مکرم مولانا سلطان احمد صاحب ظفر اور نگران صاحب پنجاب نے اپنے خطابات میں پنجابی زبان میں نومبائعین کو قیمتی نصائح سے نوازا۔

تقسیم انعامات: ۔مرکز سلسلہ کی جانب سے لئے جانے والے ناصرات واطفال کے دینی نصاب میں اوّل دوئم سوئم آنے والے طلباء کو مکرم ناظر صاحب اصلاح وارشاد نے انعامات تقسیم کئے۔ اسکے بعد ناظر صاحب نے نومبائعین کو قیمتی نصائح فرمائیں۔ پروگرام کے آخر پر نومبائعین بچے اور بچیوں نے نظم و تقاریر کے ذریعہ سامعین کو محظوظ کیا۔

آخر پر صدر اجلاس نے اجتماعی دُعا کروائی اور یہ شاندار تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔

مفت میڈیکل کیمپ: ۔اس موقع پر جماعت احمدیہ کی طرف سے مسجد کے صحن میں ایک شاندار میڈیکل کیمپ لگایا گیا جس میں مکرم ڈاکٹر دلاور خان صاحب اور ڈاکٹر منور احمد صاحب قادیان نے تقریباً 450 مریضان کا چیک اپ کیا اور ادویات دیں۔

غیر مسلم احباب کے ساتھ مرکزی وفد کی مجلس:

شام کے ۵ بجے تا ٦ بجے احمدیہ مشن میں غیر مسلم مدعو احباب کے ساتھ ایک مجلس ہوئی جس میں محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری اور مکرم سلطان احمد صاحب ظفر و محترم مولانا گیانی تنویر احمد صاحب خادم نے نہایت پیار و محبت، آپسی بھائی چارہ کے تعلق سے جماعت کی تعلیم کو پیش کیا اور جماعت احمدیہ کی عالمی طور پر خدمت انسانیت پر تفصیلی گفتگو کی بعدہ زیرہ کی دو جماعتوں کی دعوت پر مکرم ناظر صاحب اصلاح وارشاد اپنے وفد کے ساتھ جماعت احمدیہ چدرے اور سنتوں والا تشریف لے گئے جہاں پر ان جماعتوں کے افراد سے ملاقات و گفتگو ہوئی۔

اللہ تعالیٰ اس مسجد کو اس علاقہ کیلئے موجب برکت بنائے اور ایسے نیک مخلص احمدی نفوس پیدا کرے جو اس کو آباد کرنے والے ہوں اور بہتوں کی رشد و ہدایت کا موجب ہو۔

(رفیق احمد طارق۔ سرکل انچارج امرتسر پنجاب)

مدورائی (تامل ناڈو) میں نومبائعین کا پہلا دو روزہ تربیتی کیمپ

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے جماعت احمدیہ مدورائی کو مدورائی کے طول و عرض میں پھیلے ہوئے نومبائعین کو مورخہ 28.29 جون کو یہاں کے عارضی مشن ہاؤس میں دو روزہ تربیتی کیمپ کی توفیق دی۔ مدورائی کا علاقہ صوبہ تامل ناڈو کے عین وسط میں واقع ہے۔ مدورائی شہر کا نام عالمی تاریخ میں ٹیمپل سٹی کے نام سے مشہور ہے۔ یہاں کا میناکشی ٹیمپل دیکھنے ہندوستان کے علاوہ بیرون ملک سے بھی سیاح تشریف لاتے رہتے ہیں۔ اس علم کے گہوارے میں ستر سے زائد یونی ورسٹیاں دنیاوی علوم کی دنیا میں گامزن ہیں جبکہ یہاں کے لوگوں کی روحانی تعلیم کیلئے بہت سے مسلمان صوفیاء اور اولیاء اس علاقہ میں تشریف لائے تھے اور انکی درگاہیں اسکی بہترین گواہی ہے۔ جب سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی تحریک دعوت الیٰ اللہ کے پروگرام شروع ہوئے مدورائی میں بھی خصوصاً مسلمانوں کی توجہ احمدیت نے کی طرف آنے لگی ہے صدہا افراد قریبی علاقوں سے جلسہ سالانہ قادیان میں مخالفتوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے قادیان تشریف لے گئے عقیدہ کے میدان میں بہکانے کی ناکام کوشش کے بعد دشمنان احمدیت نے آخری ہتھکنڈہ کے طور پر پروپیگنڈہ کرنا شروع کیا کہ قادیانی لوگ قادیان لے جاکر ان پڑھ مسلمانوں کی کڈنی نکال لیتے ہیں بر خلاف اسکے قادیان جلسہ میں شریک عوام اسلام کا بہترین نمونہ، جلسہ کے حسن انتظام، خلافت کے تحت جماعت احمدیہ کے اتحاد کو دیکھ کر ان مخالف ملاؤں کے خلاف خود کھڑے ہوگئے ہیں۔ اب یہ عالم ہے کہ قادیان کا جلسہ سالانہ ان لوگوں میں زیادہ مشہور ہو رہا ہے اللہ تعالیٰ قادیان جلسہ کی برکتوں سے یہاں کے مسلمانوں کو بھی مالا مال کرے۔ آمین۔

چونکہ یہ تربیتی کیمپ صوبہ تامل ناڈو میں اس نوعیت کا پہلا تجربہ تھا لہٰذا ہم ناتجربہ کار احباب جماعت نے اسکے کامیاب انعقاد کیلئے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں رب کریم سے عاجزانہ دعا کی درخواست کی تھی۔ اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت حضور انور کی دعاؤں کے طفیل دوران کیمپ و بعدہ ہم بہت برکات دیکھ رہے ہیں فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ صوبائی امیر صاحب تامل ناڈو، چینئی، میلاپالم زوچی کوٹار سے۔ مبلغین کرام اور ساتانکولم۔ اڈانکوڈی سنکر نکوئل سے چند نمائندے تشریف لائے ہوئے تھے دونوں دن کے پروگراموں میں ۲۰۰ سے زائد نومبائعین اور چند زیر تبلیغ افراد تشریف لائے تھے جولائی ۲۸ کا دن مستورات کیلئے خاص تھا پہلے اجلاس میں تلاوت سلیمہ امین صاحبہ نے کی۔ ترجمہ محترمہ فاطمہ مبارک نے کیا۔ نصرت جہاں بیگم صاحبہ کی تامل نظم کے بعد جناب معلم ٹی شاہجہان صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ کا عالمی پیغام برائے جماعت احمدیہ عالمگیر پڑھکر سنایا۔ صدر اجلاس جناب صوبائی امیر صاحب نے مستورات کی ذمہ داریاں ازروئے قرآن و احادیث کے عنوان پر تقریر کی۔ صدر لجنہ مدورائی نے مہمانوں کا استقبالیہ تقریر کرنے کے بعد صحابیات حضرت محمد رسول اللہ کی دین سے محبت کے عنوان پر مکرم مولوی محمد علی صاحب ایچ اے نے بھی تقریر کی۔ بعدہ مکرم مولوی ایوب صاحب ایچ اے نے مستورات کی تربیت کے سلسلہ میں حضور انور کے خطبہ جات پڑھنے اور خلافت سے وابستگی اور ایم ٹی اے سے استفادہ کی طرف توجہ دلائی۔ مستورات اور خدمت خلق اور خدمت اسلام کے عنوان پر خاکسار نے تقریر کی دوپہر دو بجے ظہر و عصر کی نماز جمع کر کے پڑھی گئی۔

کھانے کے بعد دوسرا اجلاس ۴ بجے سلیمہ امین صاحبہ کی تلاوت قرآن اور نظم کے ساتھ شروع ہو بعدہ سوال و جواب کی مجلس تھی۔ صوبائی امیر صاحب، مولوی صاحبان کرام نے احباب کے سوال کے جواب دیئے قریباً ساڑھے چھ بجے پروگرام اختتام کو پہنچا۔ دوسرا دن مردوں کے پروگرام کا تھا پہلا اجلاس امیر صاحب صوبائی کی صدارت میں مولوی مزمل صاحب کی تلاوت کے ساتھ شروع ہوا۔ مولوی رفیق احمد صاحب نے نظم سنائی صدر اجلاس نے حضور انور کا خصوصی پیغام برائے عالمگیر جماعت پڑھ کر سنایا۔ مولوی مزمل صاحب نے مالی قربانی کی اہمیت اور مولوی رفیق احمد صاحب نے خلافت کی ضرورت کے عنوان پر تقریر کی۔

نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھنے کے بعد مہمانان کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا ٹھیک ساڑھے تین بجے دوسرا سیشن نوفر رحیم صاحب کی نظم پڑھنے کے ساتھ شروع ہوا "ہے شکر رب عزوجل" والی نظم تامل زبان میں ترجمہ کر کے سنائی گئی۔ بعدہ مکرم مولوی نور محمد صاحب جو تین سال پہلے یہیں مدورائی میں کٹر وادی مسلمان تنظیم سے احمدیت میں داخل ہوئے ہیں نے مسلمانوں کی موجودہ حالت اور مخالفین کے اعتراضات کے جواب دیئے اور انکے بعد اسی تنظیم سے آنیوالے ایک اور معزز شخص جناب نواب جان صاحب نے "میں کیوں احمدی ہوا" کے عنوان سے سامعین کو احمدیت کی حقیقت سے روشناس کیا۔ بعد سوال و جواب کی مجلس ہوئی جسمیں صوبائی امیر صاحب کے علاوہ مولوی ایوب صاحب اور مولوی پی ایم محمد علی صاحب نے بھی سوالات کے جواب دیئے۔ شام ۷ بجے کے قریب کیمپ بڑی خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

(امین محمد مبلغ سلسلہ)

آہ میرے والد بزرگوار

افسوس میرے والد مکرم فردوس علی صاحب ماہ اکتوبر 2002ء میں وفات پا گئے۔آپ صوبہ آسام کے اولین احمدیوں میں شمار ہونے کا شرف رکھتے ہیں۔(میرے اس بیان سے آسام کے احمدی عطاء الرحمٰن صاحب آسامی مترجم آسامی ترجمہ قرآن مجید مستثنیٰ ہیں) خاص کر جب خلافت رابعہ میں ہندوستان کے صوبہ جات میں ایک انقلاب انگیز تبلیغی لہر چلی۔وہی پاکیزہ لہر جب آسام میں داخل ہوئی تب سب سے پہلے آٹھ افراد کو قبول احمدیت کی توفیق ملی۔ان آٹھ افراد میں میرے والد صاحب ایک ہیں۔آپنے قبول احمدیت کے بعد اپنی زندگی وقف کی اور باقاعدہ تربیت حاصل کر کے معلم وقف جدید کی حیثیت سے خدمت دین کا فریضہ تادم آخر نہایت خندہ پیشانی کے ساتھ سر انجام دینے کی توفیق پائی۔قادیان اور احمدیت سے والہانہ محبت رکھتے تھے۔اور یہی نصیحت اپنی اولاد کو بھی کرتے رہے۔آپکی تینوں بیٹیاں جماعتی خدمت کرنے والے معلمین سے بیاہی گئی ہیں اور خوش ہیں۔والد صاحب مرحوم ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے اس احسان پر شکر کرتے رہے۔

ہم پانچ بھائی بہنیں ہیں۔والد صاحب کی یہ دلی خواہش تھی کہ میرا بڑا لڑکا (مراد خاکسار) قادیان جا کر تعلیم حاصل کرے۔باقاعدہ مبلغ سلسلہ کی حیثیت سے خدمت دین کی توفیق پائے۔اللہ تعالیٰ نے آپکی یہ خواہش بھی پوری فرمائی۔اب خاکسار لکھنؤ میں معلمین کے مدرسے میں تدریس کی توفیق پا رہا ہے۔فالحمد للہ علیٰ ذالک۔میرا چھوٹا بھائی بھی جامعہ احمدیہ قادیان میں تعلیم حاصل کر رہا ہے۔اللہ تعالیٰ اسکو کامیاب کرے۔میرے والد مرحوم کو اپنے قرب خاص میں جگہ دے اور اعلیٰ علیین میں مقام عطا کرے۔اور ہم سب کو ان کے نیک نمونہ پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین۔(محمد شکور عالم استاد مدرسۃ المعلمین لکھنؤ)

درخواست ہائے دُعا

☆۔مکرم ڈاکٹر اعجاز احمد صاحب نائیک آف سرینگر کو حال ہی میں اللہ تعالیٰ نے بیٹے سے نوازا ہے بچہ وقف نو تحریک میں شامل ہے عزیز کا نام 'فراز احمد' رکھا گیا ہے عزیز حاجی ماسٹر رحمت اللہ صاحب بھدرواہ کا نواسہ ہے اس خوشی میں مکرم ڈاکٹر صاحب نے اعانت بدر میں مبلغ-/100 روپے ادا کئے ہیں اللہ تعالیٰ اس ولادت کو ہر لحاظ سے والدین اور سلسلہ احمدیہ کیلئے مفید وجود بنائے۔آمین

☆۔مکرم ماسٹر عبدالحکیم صاحب وانی آف آسنور اپنی بیٹی عابدہ کی تقریب رخصتی کے بابرکت ہونے کیلئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔اعانت بدر-/100 روپے۔

☆۔مکرم ماسٹر عبدالمجید صاحب کے بیٹے سید عبدالشکور کی شادی 14.7.03 کو عمل میں آئی ہے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کیلئے دُعا کی درخواست ہے (اعانت بدر-/50 روپے)

☆۔مکرم ڈاکٹر سلطان احمد صاحب ہاری پاری گام (اعانت بدر-/50 روپے) مکرم عبدالرحیم شاہ صاحب مکرم فردوس احمد صاحب پڈر ناصر آباد (50 روپے اعانت بدر) مکرم مختار احمد صاحب نائک آسنور (اعانت بدر 50 روپے) مکرم عبدالغفار صاحب چک ڈی سنڈ۔مکرمہ مبینہ بانو صاحبہ اعانت بدر ادا کرتے ہوئے اپنے لئے اور عزیز و اقارب کیلئے دُعا کی درخواست کرتی ہیں۔

☆۔مکرم مبارک احمد صاحب لون پوسٹ ماسٹر ناصر آباد کشمیر نے اپنے والدین کی مغفرت کیلئے دُعا کی درخواست کی ہے۔(اعانت بدر 50 روپے)۔

مکرم فرید احمد صاحب ڈار آسنور نے اپنے اہل و عیال کی صحت و سلامتی کیلئے دعا کی درخواست کی ہے (اعانت بدر-/50 روپے)۔

مکرم عبدالخالق صاحب نائیک دینی و دنیاوی ترقیات کیلئے درخواست دعا کرتے ہیں۔

(محمد یوسف انور استاد جامعہ احمدیہ قادیان)

خاکسار کی بیٹی امۃ الصبور بھٹی عرف چناں جی وقف نو میں شامل ہے یہ بچی بہت کمزور ہے اور اکثر بیمار رہتی ہے بچی کی والدہ بھی اکثر بیمار و پریشان اور کمزور رہتی ہے ہر دو کی کامل شفایابی صحت و سلامتی والی درازی عمر اور بچی کے روشن مستقبل والدین کیلئے قرۃ العین نیز خادمہ دین بننے کیلئے دُعا کی عاجزانہ درخواست ہے اعانت بدر 50 روپے۔

۲۔اجمیر شہر میں حسب معمول خاکسار مع سرکل انچارج صاحب کے تبلیغی و تربیتی سرگرمیاں جاری رکھے ہوئے ہے شہر کے مختلف مقامات پر احمدیت کا پودا لگ چکا ہے بہت سارے شہر کے معززین لوگ زیر تبلیغ اور متاثر ہیں ملاؤں سے بھی بحث مباحثے تبادلۂ خیالات حتی المقدور گفتگو ہوتی رہتی ہے جماعت کی ترقی نو مبائعین بھائیوں کی ثبات قدمی استقامت کیلئے نیز ہم سب معلمین و مبلغین کرام کارکنان کو زیادہ سے زیادہ مقبول خدمت دینیہ بجالانے کی توفیق پانے کیلئے دُعا کی درخواست ہے اعانت بدر 100 روپے۔ (ایم مختار احمد شکیل بھٹی خادم سلسلہ اجمیر)

ترقی واعزاز

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مکرمہ ڈاکٹر صوفیہ خانم صاحبہ ایم اے پی ایچ ڈی آف بھونیشور کو گورنمنٹ اُڑیسہ کے تحت ہائر ایجوکیشن کے ڈیپارٹمنٹ میں ڈائریکٹر آف ووکیشنل ایجوکیشن کا عہدہ عطا فرمایا ہے موصوفہ ایک صد روپے اعانت بدر ادا کرتے ہوئے اپنے عہدہ کے بابرکت اور خدمت خلق کی توفیق پانے کیلئے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔(ادارہ بدر)

اعلان نکاح

☆۔18 جولائی 2003ء کو بعد نماز جمعہ خاکسار نے جامع مسجد احمدیہ آسنور میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان کیا۔عزیز ظہور احمد ملک ابن مکرم ضیاء اللہ صاحب ملک ساکن آسنور ہمراہ عزیزہ بشریٰ اختر بنت مکرم برہان احمد صاحب ڈار ساکن آسنور بعوض دس ہزار روپے حق مہر پر (اعانت بدر ۱۰۰ روپے)

☆۔عزیز عنایت اللہ ملک ابن مکرم عبدالغنی ملک ساکن آسنور ہمراہ عزیزہ مبینہ اختر بنت مکرم ضیاء اللہ صاحب ملک ساکن آسنور بعوض دس ہزار روپے حق مہر۔ہر دو رشتوں کے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔(اعانت بدر-/100 روپے)۔

(سید ناصر احمد ندیم خادم سلسلہ احمدیہ آسنور)

☆ محترم مولوی سید ناصر احمد صاحب ندیم خادم سلسلہ نے مورخہ ۸ جون ۲۰۰۳ء کو خاکسار کے بھائی مکرم عبدالقیوم لون صاحب ابن مکرم نعمت اللہ صاحب لون آسنور کا نکاح محترمہ جاویدہ اختر کے ساتھ بعوض ایک لاکھ روپے حق مہر پر پڑھا۔اس رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کیلئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔اعانت بدر-/100 روپے۔ (عطاء المجیب لون اُستاد جامعہ احمدیہ قادیان)

مضمون نگار اور شعراء حضرات کی خدمت میں ضروری گذارش

مضامین، نظمیں اور رپورٹیں بھجوانے والے حضرات سے گذارش ہے کہ وہ اپنی نگارشات بھجواتے وقت درج ذیل امور مدنظر رکھیں:

☆ لکھائی خوش خط ہو۔شکستہ لکھائی والے مضامین کمپوز کرتے وقت بہت سی غلطیاں رہ جاتی ہیں۔

☆ اگر مضمون میں عربی عبارات ہوں تو انکے اعراب ضرور لگائے جائیں۔

☆ آیات قرآنیہ واحادیث نبویہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کرام کی کتب سے اقتباسات پوری احتیاط کے ساتھ نقل کئے جائیں۔نیز انکے مکمل حوالے صفحہ نمبر، کتاب کا نام، سن اشاعت، مصنف کا نام، ایڈیشن اور مطبع ضرور لکھیں۔اخبار کی صورت میں صفحہ نمبر، اخبار کا شمارہ، تاریخ ماہ اور سنہ نیز کہاں سے طبع ہوتا ہے ضرور لکھیں۔

☆ اکثر مضمون نگار غلط حوالے دے دیتے ہیں جو بسا اوقات یا تو ملتے ہی نہیں یا ادھورے ملتے ہیں۔اس سے ادارہ کا بہت سا وقت ضائع ہو جاتا ہے۔ایسی صورت میں آپکا مضمون شامل اشاعت نہ ہو سکے گا۔

☆ جو کتب، اخبارات عموماً میسر نہیں ہوتیں انکے حوالوں کی صورت میں ٹائیٹل وحوالہ کی فوٹو کاپی مضمون کے ساتھ ضرور بھجوائیں۔

☆ جملہ رپورٹیں جامع ومختصر ہوں۔غیر ضروری لمبی تفصیل سے احتراز کریں۔

☆ مضامین خبریں ورپورٹیں صحیح معلومات وکوائف پر مشتمل ہونی چاہئیں۔اگر کوئی امر حقیقت کے برعکس ہو۔تو اسکی تمام تر ذمہ داری مضمون نگار پر ہوگی۔

☆ جو دوست بیرون ممالک سے اپنی نگارشات بھجواتے ہیں ان سے عرض ہے کہ اپنی جماعت کے امیر صاحب و صدر صاحب کے توسط سے بھجوایا کریں۔بصورت دیگر ایسی نگارشات قابل اشاعت نہ ہوں گی۔

☆ اپنے مضامین ونظموں کی نقول رکھ کر ادارہ کو بھجوایا کریں۔ناقابل اشاعت مسودات واپس بھجوانے کا ادارہ ذمہ دار نہیں ہوگا۔

☆ امید ہے بدر میں شائع کرنے کیلئے اپنی نگارشات بھجوانے والے حضرات ان امور کی پابندی کرتے ہوئے ادارہ کے ساتھ تعاون فرمائیں گے۔(ادارہ)۔

PRIME AUTO PARTS
House of Genuine Spares
Ambassador
&
Maruti
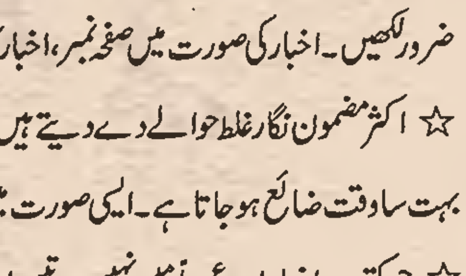
P, 48 PRINCEP STREET
CALCULTTA - 700072 ●2370509

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO-RN61/57

Editor:
Muneer Ahmad Khadim
Tel Fax (0091) 01872-220757
Tel Fax (0091) 01872-221702
Tel (0091) 01872-220814

The Weekly **BADR** Qadian

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab (INDIA)

Vol :52 | Tuesday | 19 August 2003 | Issue No. 33

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 £ or 40 U.S $:40 euro
By Sea : 10 £ Or 20 U.S $

اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں جماعت احمدیہ برطانیہ کے ۳۷ ویں جلسہ سالانہ کا نہایت کامیاب و بابرکت انعقاد

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کی بابرکت شمولیت سے مشرّف اس پہلے جلسہ سالانہ میں ۸۱ ممالک سے ۲۵۰۰۰ افراد کی شمولیت

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے زندگی بخش خطابات، عالمی بیعت کی ایمان افروز تقریب۔

باجماعت نماز تہجد، پنجگانہ نمازوں، ذکر الٰہی، دعاؤں، للّٰہی اخوت و محبت اور اخلاص و ایثار کے روح پرور نظارے۔

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل نے جلسہ کی تمام کارروائی تمام دنیا میں براہ راست نشر کی۔

(اسلام آباد۔ ٹلفورڈ۔ ۲۷؍ جولائی ۲۰۰۳ء): اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ جماعت احمدیہ برطانیہ کا ۳۷واں جلسہ سالانہ اپنی تمام تر اعلیٰ دینی روایات کے ساتھ ۲۵، ۲۶ اور ۲۷؍ جولائی کو اسلام آباد (ٹلفورڈ) برطانیہ میں بخیر و خوبی منعقد ہو کر اختتام پذیر ہوا۔ یہ جلسہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بابرکت شمولیت کی وجہ سے ایک مرکزی جلسہ کی حیثیت اختیار کر چکا ہے اور اس میں دنیا کے دور دراز کے ممالک سے عشاقانِ احمدیت والہانہ رنگ میں شمولیت کے لئے آتے ہیں۔ خلافت خامسہ کے مبارک دور کے اس پہلے جلسہ سالانہ کو ایک خاص تاریخی اہمیت حاصل تھی چنانچہ مہمانوں کی بڑی تعداد میں شمولیت کی توقع کے پیش نظر وسیع انتظامات کئے گئے تھے۔ امسال اس جلسہ میں ۸۱ ممالک کے پچیس ہزار افراد نے شمولیت کی سعادت حاصل کی۔

جلسہ کے پروگراموں کا محور اور مرکز سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ذات بابرکات کی زیارت، آپ سے ملاقات اور آپ کے زندگی بخش، روح پرور خطابات تھے۔ ان ایام میں ہزاروں افراد نے حضور ایدہ اللہ سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ حضور ایدہ اللہ نے جلسہ کے ایام میں چار خطابات ارشاد فرمائے جن میں جلسہ کے اغراض و مقاصد، جماعت احمدیہ کی عالمی ترقی اور اس پر نازل ہونے والے افضال الٰہیہ کا تذکرہ، تربیت اولاد اور اپنے گھروں کو جنت نظیر بنانے کے لئے اسلامی تعلیم اور بیعت کی غرض و غایت اور اس کو پورا کرنے کے لئے افراد جماعت کی ذمہ داریاں جیسے اہم مضامین شامل تھے۔ حضور نے اس سلسلہ میں بیش قیمت نصائح بیان فرمائیں۔

جلسہ کے مبارک ایام میں باہمی اخوت و محبت، اخلاص و ایثار، باجماعت نماز تہجد و پنجگانہ نمازوں کے التزام اور ذکر الٰہی اور دعاؤں کے روح پرور نظارے ہر آنے والے کے دل پر گہرا نیک اثر قائم کرتے تھے۔ حضور ایدہ اللہ کے خطابات کے علاوہ جلسہ کے مختلف اجلاسوں میں علماء سلسلہ نے تقاریر کیں اور بعض غیر مسلم معزز مہمانوں نے بھی حاضرین جلسہ سے خطاب کیا اور جلسہ کے متعلق اپنے اچھے تأثرات کا اظہار کیا اور جماعت احمدیہ کی خدمت انسانیت پر خراج تحسین پیش کیا۔

قبل ازیں ۲۰؍ جولائی بروز اتوار سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے جلسہ سالانہ کے انتظامات کا معائنہ فرمایا اور اس موقع پر جلسہ کے تمام کارکنان سے اپنے مختصر خطاب میں فرمایا کہ بہت سے کارکنان ہیں جن کا کام شروع ہو چکا ہے۔ اللہ کے فضل سے کافی پروگرس ہے۔ حضور نے نصیحت فرمائی کہ کارکنان دعا سے کام شروع کریں۔ اللہ تعالیٰ ہر لحہ، ہر موقع پر آپ کی رہنمائی کرے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمان جو دور دراز علاقوں سے بڑی ہمت کر کے، خرچ کر کے یہاں آئے ہیں حتی الوسع اپنی ہمت و کوشش کے مطابق ان کی خدمت کریں اور ہمیشہ خوش اخلاقی کا مظاہرہ کریں۔

اس مختصر خطاب اور دعا کے بعد حضور نے تمام ناظمین کو شرف مصافحہ سے نوازا اور پھر خواتین کی طرف بھی تشریف لے گئے اور جلسہ کی کارکنات کو مختصر انصائح فرمائیں۔

اتوار کے روز عالمی بیعت کی عظیم الشان تقریب بھی ہوئی جس میں دنیا بھر میں پھیلے ہوئے کروڑوں احمدیوں نے ایم ٹی اے کے مواصلاتی رابطوں کے ذریعہ حضرت مرزا مسرور احمد، خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کے ہاتھ پر بیعت کی سعادت حاصل کی۔ حضور ایدہ اللہ نے اس موقع پر فرمایا کہ امسال ۸ لاکھ ۹۲ ہزار ۴۰۳ افراد نے جماعت احمدیہ مسلمہ میں شمولیت کی سعادت حاصل کی۔

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ نے جلسہ کی تمام کارروائی براہ راست نشر کی۔ آٹھ زبانوں میں اس کارواں ترجمہ بھی نشر کیا گیا۔ علاوہ ازیں جلسہ کے مختلف انتظامات کی رپورٹس، مختلف معزز مہمانوں کے ساتھ خصوصی انٹرویوز بھی نشر ہوئے۔ مقامی طور پر ایف ایم ریڈیو پر بھی جو عارضی طور پر اسلام آباد میں قائم کیا گیا تھا تمام کارروائی نشر ہوئی۔ اس ریڈیو سٹیشن کے ذریعہ ٹریفک کی صورت حال، مختلف افراد کے ساتھ انٹرویوز اور نظمیں وغیرہ بھی نشر ہوتی رہیں۔

تفصیلی رپورٹس اور جھلکیاں آئندہ شماروں میں پیش کی جائیں گی۔ انشاء اللہ۔

دھلی کانفرنس

جماعت احمدیہ دہلی کی ایک روزہ سالانہ کانفرنس مورخہ 28 ستمبر 2003 (بروز اتوار) کو بمقام مسجد بیت الہادی منعقد کی جا رہی ہے۔ انتظامیہ کمیٹی نے قریب کے صوبوں کے احباب کو بھی اس کانفرنس میں شمولیت کی دعوت دی ہے۔ جو احباب اس کانفرنس میں شریک ہونا چاہیں وہ دہلی مشن کے فون پر مبلغ انچارج مکرم سید کلیم الدین صاحب سے رابطہ کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کانفرنس کو ہر جہت سے کامیاب و بابرکت فرمائے۔ (ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

فون دہلی مشن:۔ 26080694 موبائل مبلغ صاحب۔ 9818324203

صدقہ۔ عقیقہ۔ قربانی

جملہ احباب جماعت احمدیہ ہندوستان کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ صحت مند بکرا صدقہ۔ عقیقہ و قربانی کروانے کیلئے کم از کم -/1800 (اٹھارہ صد) سے لیکر -/2000 (دو ہزار) روپے تک خرچ ہوتے ہیں۔ آئندہ جو احباب مرکز سلسلہ قادیان میں صدقہ۔ عقیقہ۔ قربانی کروانا چاہتے ہیں وہ کم از کم 2000/1800 تک روپے مرکز کو روانہ کریں۔ تا انکی خواہش کے مطابق صدقہ۔ عقیقہ و قربانی کا انتظام کروا کر مستحقین میں تقسیم کروایا جاسکے۔

(مرزا وسیم احمد۔ امیر جماعت احمدیہ قادیان)

دعائوں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی
اسد محمود بانی
کلکتہ

BANI®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات

Our Founder :
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908-1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES ★ BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700072

SHOWROOM: 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236-2096, 236-4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893